۴۵۔ الجاثیہ

نام آیت ۲۸ میں قیامت کے دن ہر گروہ کے جاثیہ یعنی گھٹنوں کے بل گرے ہوئے ہونے کا ذکر ہوا ہے۔اس مناسبت سے اس سورہ کا نام " الجاثیہ " ہے۔

زمانۂ نزول مکی ہے اور مضامین سے اندازہ ہوتا ہے کہ سورۂ دخان کے بعد قریبی زمانہ میں نازل ہوئی ہوگی۔

مرکزی مضمون توحید اور آخرت کی نشانیوں کی طرف متوجہ کرتے ہوئے انکار کے نتائج سے خبردار کرنا ہے۔

نظم کلام آیت ۱ تا ٦ میں توحید کی نشانیوں کی طرف متوجہ کیا گیا ہے جس کی دعوت قرآن دے رہا ہے۔

آیت ۷ تا ۱۵ میں اللہ کی آیتوں کو سننے سے انکار کرنے والوں کو اُن کے اخروی انجام سے خبردار کردیا گیا ہے۔اور اہل ایمان کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ ان سے درگذر کریں۔

آیت ١٦ تا ۲۰ میں بنی اسرائیل کو تنبیہہ کہ انہوں نے دین کی نعمت پانے کے بعد اس میں اختلاف کیا۔اور یہ ہدایت کہ اب جو شریعت نازل کی جارہی ہے اس کی پیروی کی جائے۔

آیت ۲۱ تا ۳۵ میں یوم جزا و سزا کے بارے میں بعض اعتراضات کا جواب اور شبہات کا ازالہ۔

آیت ۳٦ اور ۳۷ سورہ کی اختتامی آیتیں ہیں جن میں اللہ کی حمد بیان ہوئی ہے۔

سُورَةُ الْجَاثِيَةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حٰمٓ ﴿١﴾

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿٢﴾

اِنَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٣﴾

وَفِيْ خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿٤﴾

وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ
رِّزْقٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ اٰيٰتٌ
لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿٥﴾

تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۢ بَعْدَ
اللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ﴿٦﴾

وَيْلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ﴿٧﴾

يَّسْمَعُ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُتْلٰى عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا
كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٨﴾

وَاِذَا عَلِمَ مِنْ اٰيٰتِنَا شَيْـًٔا اتَّخَذَهَا هُزُوًا اُولٰٓئِكَ لَهُمْ
عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿٩﴾

مِنْ وَّرَآئِهِمْ جَهَنَّمُ وَلَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ مَّا كَسَبُوْا شَيْـًٔا وَّلَا مَا اتَّخَذُوْا
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿١٠﴾

۴۵۔ سُورَةُ الْجَاثِيَةِ

آیات: ۳۷

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

١ حا ۔ میم۔

٢ اس کتاب کا نزول اللہ کی طرف سے ہے، جو زبردست اور حکمت والا ہے۔

٣ آسمانوں اور زمین میں بڑی نشانیاں ہیں، ایمان لانے والوں کیلئے۔

۴ اور تمہاری خلقت میں، اور ان حیوانات میں جو اس نے پھیلا رکھے ہیں، نشانیاں ہیں یقین کرنے والوں کے لئے۔

۵ اور رات اور دن کی آمد ورفت میں، اور اس رزق میں جسے اللہ آسمان سے اُتارتا ہے، پھر اس سے زمین کو اس کے مُردہ ہوجانے کے بعد زندہ کر دیتا ہے، اور ہواؤں کی گردش میں نشانیاں ہیں، ان لوگوں کے لئے جو عقل سے کام لیں۔

٦ یہ اللہ کی آیتیں ہیں جو ہم تمہیں حق کے ساتھ سنا رہے ہیں۔ اب اللہ اور اس کی آیتوں کے بعد وہ کونسی بات ہے جس پر یہ لوگ ایمان لائیں گے!

٧ تباہی ہے ہر جھوٹے گنہگار شخص کے لئے،

٨ جو اللہ کی آیتوں کو جو اس کے سامنے پڑھی جاتی ہیں سنتا ہے، پھر تکبر کے ساتھ (اپنے کفر پر) اصرار کرتا ہے، گویا اس نے ان کو سنا ہی نہیں۔ تو ایسے شخص کو دردناک عذاب کی خوشخبری دے دو۔

٩ ہماری آیتوں میں سے کوئی بات اس کے علم میں آتی ہے تو وہ اس کو مذاق بنالیتا ہے۔ ایسے لوگوں کے لئے ذلت کا عذاب ہے۔

١٠ ان کے آگے جہنم ہے۔ جو کچھ انہوں نے کمایا ہے، وہ ان کے کچھ بھی کام آنے والا نہیں۔ اور نہ وہ ان کے کام آئیں گے جن کو انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر کارساز بنا رکھا ہے۔ ان کیلئے بہت بڑا عذاب ہے۔

هٰذَا هُدًى ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ
عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ۟ ﴿۱۱﴾

۱۱ یہ سراسر ہدایت ہے۔ اور جن لوگوں نے اپنے رب کی آیتوں کا انکار کیا، ان کے لئے شدت کا دردناک عذاب ہے۔

اَللّٰهُ الَّذِيْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِيَ الْفُلْكُ فِيْهِ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا
مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۟ ﴿۱۲﴾

۱۲ اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لئے سمندر کو مسخر کر دیا، تا کہ اس کے حکم سے اس میں کشتیاں چلیں اور تم اس کا فضل تلاش کرو اور تا کہ تم اس کے شکر گذار رہو۔

وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ ۭ اِنَّ
فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۱۳﴾

۱۳ اور اس نے آسمانوں اور زمین کی تمام چیزوں کو اپنی طرف سے تمہاری خدمت میں لگا رکھا ہے۔ اس میں یقیناً نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو غور وفکر کریں۔

قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا لِلَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَ اللّٰهِ لِيَجْزِيَ
قَوْمًۢا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۴﴾

۱۴ ایمان لانے والوں سے کہو، کہ وہ ان لوگوں سے درگزر کریں جو اللہ کی طرف سے ظاہر ہونے والے عبرتناک دنوں کا اندیشہ نہیں رکھتے۔ اور اللہ ایک گروہ کو اس کی کمائی کا جو وہ کرتی رہی ہے بدلہ دے۔

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۚ
وَمَنْ اَسَاۗءَ فَعَلَيْهَا ۡ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۵﴾

۱۵ جو کوئی نیک عمل کرے گا وہ اپنے ہی لئے کرے گا، اور جو برائی کرے گا اس کا وبال اسی پر ہوگا۔ پھر تم اپنے رب ہی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنٰهُمْ
مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلَي الْعٰلَمِيْنَ ۟ ﴿۱۶﴾

۱۶ ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب اور حکمت اور نبوت عطا کی تھی۔ ان کو ہم نے پاکیزہ رزق بخشا تھا۔ اور دنیا والوں پر فضیلت عطا کی تھی۔

وَاٰتَيْنٰهُمْ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْاَمْرِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَهُمُ
الْعِلْمُ ۙ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۭ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۷﴾

۱۷ انہیں دین کے معاملہ میں واضح احکام دئے۔ تو انہوں نے جو اختلاف کیا وہ علم آ جانے کے بعد کیا، محض آپس میں ایک دوسرے کے خلاف زیادتی کی بناء پر۔ بے شک تمہارا رب قیامت کے دن ان کے درمیان ان باتوں کا فیصلہ کر دے گا، جن میں وہ اختلاف کرتے رہے ہیں۔

ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰي شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاۗءَ
الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸﴾

۱۸ پھر ہم نے تم کو ایک واضح شریعت پر قائم کیا۔ لہٰذا تم اس کی پیروی کرو، اور ان لوگوں کی خواہشات کے پیچھے نہ چلو جو علم نہیں رکھتے۔

اِنَّهُمْ لَنْ يُّغْنُوْا عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَـيْـــًٔا ۭ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضُهُمْ
اَوْلِيَاۗءُ بَعْضٍ ۚ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۹﴾

۱۹ یہ لوگ اللہ کے مقابلہ میں تمہارے کچھ بھی کام آنے والے نہیں ہیں۔ یہ ظالم ایک دوسرے کے رفیق ہیں، اور اللہ متقیوں کا رفیق ہے۔

هٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝٢٠

۲۰ یہ لوگوں کے لئے بصیرت کی باتیں ہیں۔اور ہدایت اور رحمت ہے،ان لوگوں کے لئے جو یقین کریں۔

اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۝٢١

۲۱ کیا وہ لوگ جنہوں نے برائیوں کا ارتکاب کیا ہے، یہ سمجھتے ہیں کہ ہم انہیں ان لوگوں کی مانند کردیں گے، جو ایمان لائے اور جنہوں نے نیک عمل کئے کہ ان کا جینا اور مرنا یکساں ہو جائے؟ بہت بُرا فیصلہ ہے جو وہ کررہے ہیں!

وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
بِالْحَقِّ وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝٢٢

۲۲ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو (مقصدِ) حق کے ساتھ پیدا کیا ہے۔اور اس لئے پیدا کیا ہے، تاکہ ہر شخص کو اس کی کمائی کا بدلہ دیا جائے۔اور ان کے ساتھ ناانصافی ہرگز نہیں کی جائے۔

اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى
سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ
بَعْدِ اللّٰهِ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝٢٣

۲۳ کیا تم نے اس شخص کو دیکھا جس نے اپنی خواہش کو اپنا معبود بنا لیا ہے؟ اور اللہ نے اسے جانتے ہوئے گمراہ کردیا۔اور اس کے کان اور دل پر مہر لگادی، اور اس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا۔اب کون ہے جو اللہ کے بعد اسے ہدایت دے؟ پھر کیا تم لوگ ہوش میں نہیں آتے؟

وَقَالُوْا مَا هِىَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَآ اِلَّا
الدَّهْرُ وَمَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ۝٢٤

۲۴ یہ لوگ کہتے ہیں، ہماری زندگی تو بس دنیا کی زندگی ہے۔یہیں ہمیں مرنا اور جینا ہے، اور ہمیں بس زمانہ کی گردش ہلاک کرتی ہے۔(درحقیقت) ان کو اس بارے میں کوئی علم نہیں۔یہ محض اٹکل پچو باتیں کرتے ہیں۔

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوا
ائْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝٢٥

۲۵ اور جب ان کو ہماری روشن آیتیں سنائی جاتی ہیں تو ان کی حجت بس یہ ہوتی ہے کہ لاؤ ہمارے باپ دادا کو اگر تم سچے ہو۔

قُلِ اللّٰهُ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ
لَا رَيْبَ فِيْهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝٢٦

۲۶ ان سے کہو، اللہ ہی تمہیں زندگی بخشتا ہے، پھر تمہیں موت دیتا ہے، پھر وہی تم کو قیامت کے دن جمع کرے گا، جس کے آنے میں کوئی شبہ نہیں مگر اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں۔

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَىِٕذٍ يَّخْسَرُ
الْمُبْطِلُوْنَ ۝٢٧

۲۷ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اللہ ہی کی ہے۔اور جس دن قیامت قائم ہوگی، اس دن باطل پرست خسارہ میں پڑیں گے۔

وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً ۫ كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰۤى اِلٰى كِتٰبِهَا ؕ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۸﴾

۲۸ اور تم ہر گروہ کو گھٹنوں کے بل گرا ہوا دیکھو گے۔ ہر گروہ کو اس کے نامۂ اعمال کی طرف بلایا جائے گا۔ جو تم کرتے رہے اس کا آج تمہیں بدلہ دیا جائے گا۔

هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ؕ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۹﴾

۲۹ یہ ہمارا دفتر ہے جو تمہارے بارے میں ٹھیک ٹھیک بول رہا ہے۔ جو کچھ تم کرتے تھے ہم اسے لکھواتے جاتے تھے۔

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ﴿۳۰﴾

۳۰ تو جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے، ان کو ان کا رب اپنی رحمت میں داخل کرے گا۔ یہ صریح کامیابی ہے۔

وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۟ اَفَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنْتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۱﴾

۳۱ اور جن لوگوں نے کفر کیا (ان سے کہا جائے گا) کیا میری آیتیں تم کو پڑھ کر سنائی نہیں جاتی تھیں؟ مگر تم نے تکبر کیا اور تم مجرم لوگ تھے۔

وَاِذَا قِيْلَ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيْهَا قُلْتُمْ مَّا نَدْرِيْ مَا السَّاعَةُ ۙ اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا وَّمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِيْنَ ﴿۳۲﴾

۳۲ اور جب کہا جاتا تھا کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت کے بارے میں کوئی شک نہیں، تو تم کہتے تھے ہم نہیں جانتے قیامت کیا ہے۔ ہم تو ایک گمان رکھتے ہیں اور ہم اس کا یقین کرنے والے نہیں ہیں۔

وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۳﴾

۳۳ اور ان پر ان کے عمل کی برائیاں واضح ہو جائیں گی، اور جس چیز کا وہ مذاق اڑاتے رہے ہیں وہ ان کو گھیر لے گی۔

وَقِيْلَ الْيَوْمَ نَنْسٰىكُمْ كَمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا وَمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۳۴﴾

۳۴ اور ان سے کہا جائے گا۔ آج ہم تمہیں بھلائے دیتے ہیں۔ جس طرح تم نے اپنی پیشی کے اس دن کو بھلا دیا تھا۔ تمہارا ٹھکانہ دوزخ ہے اور کوئی تمہارا مددگار نہیں ہے۔

ذٰلِكُمْ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّغَرَّتْكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۳۵﴾

۳۵ یہ اس لئے کہ تم نے اللہ کی آیتوں کو مذاق بنا لیا تھا، اور تمہیں دنیا کی زندگی نے دھوکہ میں ڈال دیا تھا۔ تو آج ان کو نہ اس سے نکالا جائے گا اور نہ توبہ کا موقع دیا جائے گا۔

فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۶﴾

۳۶ پس حمد اللہ ہی کے لئے ہے۔ جو آسمانوں کا بھی رب ہے اور زمین کا بھی رب، سارے جہاں کا رب۔

وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۪ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۳۷﴾ ع

۳۷ اور اسی کے لئے ہے بڑائی آسمانوں اور زمین میں۔ اور وہ غالب ہے حکمت والا۔

۴۶۔ اَلۡاَحۡقَاف

نام آیت ۲۱ میں قوم عاد کے مسکن، الاحقاف کا ذکر ہوا ہے، جو یمن کے قریب ایک ریگستانی علاقہ ہے۔اس مناسبت سے اس سورہ کا نام 'الاحقاف' ہے۔

زمانۂ نزول مکی ہے اور مضامین سے اندازہ ہوتا ہے کہ وسطی دور میں نازل ہوئی ہوگی۔ بعض مفسرین نے اس رائے کا اظہار کیا ہے کہ یہ سورہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر طائف سے واپسی پر نازل ہوئی تھی۔ مگر طائف میں آپ کی دعوت کا جس طرح مذاق اڑایا گیا تھا اور جو شدید تکلیفیں آپ کو پہنچائی گئیں ان کی طرف اس سورہ میں کوئی اشارہ نہیں ملتا۔ رہا نخلہ کے مقام پر جنوں کے قرآن سننے کا واقعہ تو اس سلسلہ میں آیت ۲۹ کے ذیل میں وضاحت کردی جائے گی انشاءاللہ۔

مرکزی مضمون اس بات سے خبردار کرنا ہے کہ توحید، آخرت اور رسالت کا انکار درحقیقت اس مقصدِ حق کا انکار ہے، جس کے لئے اس کائنات کی تخلیق ہوئی ہے۔

نظم کلام آیت ۱ تا ۱۲ میں قرآن کے کلامِ الٰہی ہونے کے دعوے کو پیش کرتے ہوئے شرک کی نامعقولیت واضح کی گئی ہے۔ اور رسالت کے سلسلہ میں شبہات کا ازالہ کیا گیا ہے۔

آیت ۱۳ تا ۱۶ میں اہل ایمان کے لئے تسلی اور خوشخبری ہے۔

آیت ۱۷ تا ۲۰ میں کافروں کو انجامِ بد سے خبردار کردیا گیا ہے۔

آیت ۲۱ تا ۲۸ میں قومِ عاد کے انجام سے عبرت دلائی گئی ہے۔

آیت ۲۹ تا ۳۲ میں جنوں کے قرآن سننے اور اس سے متاثر ہوکر ایمان لانے کا ذکر ہوا ہے۔

آیت ۳۳ اور ۳۴ میں زندگی بعد موت کے سلسلہ میں شبہ کا ازالہ بھی ہے اور جہنم کے عذاب سے خبردار بھی کردیا گیا ہے۔

آیت ۳۵ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو صبر کی تلقین اور تسلی ہے۔

سُوْرَةُ الْأَحْقَافِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حٰمٓ ﴿۱﴾

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿۲﴾

مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَمَّآ اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ ﴿۳﴾

قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ۭ اِيْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴﴾

وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَاۗىِٕهِمْ غٰفِلُوْنَ ﴿۵﴾

وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَاۗءً وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ ﴿۶﴾

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَاۗءَهُمْ ۙ هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۭ ﴿۷﴾

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۭ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَلَا تَمْلِكُوْنَ لِيْ مِنَ اللّٰهِ شَـيْـــًٔا ۭ هُوَ اَعْلَمُ بِمَا تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ۭ كَفٰى بِهٖ شَهِيْدًۢا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۭ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۸﴾

۴۶۔ سُوْرَۃُ الْاَحْقَافِ

آیات: ۳۵

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

۱ حا۔میم۔

۲ یہ کتاب اللہ کی طرف سے نازل ہوئی ہے، جو غالب اور حکمت والا ہے۔

۳ ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور ان کے درمیان کی چیزوں کو (مقصدِ) حق کے ساتھ، اور ایک معین مدت کے لئے ہی پیدا کیا ہے۔ مگر یہ کافر اس چیز سے رخ پھیرے ہوئے ہیں جس سے انہیں خبردار کیا گیا ہے۔

۴ کہو، تم نے ان پر غور کیا، جن کو تم اللہ کو چھوڑ کر پکارتے ہو؟ بتاؤ زمین کی کون سی چیز انہوں نے پیدا کی ہے یا آسمانوں کی تخلیق میں ان کا کیا حصہ ہے؟ اس سے پہلے کی کوئی کتاب یا کوئی علمی ثبوت (جو اس کی تائید میں ہو) میرے پاس لے آؤ اگر تم سچے ہو۔

۵ اور ان سے بڑھ کر گمراہ اور کون ہو سکتے ہیں؟ جو اللہ کو چھوڑ کر ان کو پکاریں، جو قیامت تک ان کو جواب نہیں دے سکتے۔ اور وہ ان کی پکار سے بے خبر ہیں۔

۶ اور جب تمام لوگ جمع کئے جائیں گے تو وہ ان کے دشمن ہوں گے۔ اور ان کی عبادت کا انکار کریں گے۔

۷ ان لوگوں کو جب ہماری روشن آیتیں سنائی جاتی ہیں تو یہ کافر حق کے بارے میں، جو ان کے پاس آگیا ہے، کہتے ہیں کہ یہ صریح جادو ہے۔

۸ کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس شخص نے اس کو گھڑ لیا ہے؟ کہو، اگر میں نے گھڑ لیا ہے تو تم لوگ مجھے اللہ سے ذرا بھی نہ بچا سکو گے۔ اور تم جو باتیں بناتے ہو ان کو وہ خوب جانتا ہے۔ میرے اور تمہارے درمیان وہ گواہی کیلئے کافی ہے۔ وہ بڑا معاف کرنیوالا رحم فرمانے والا ہے۔

قُلْ مَا كُنتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَآ أَدْرِي مَا يُفْعَلُ بِي وَلَا بِكُمْ
إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰٓ إِلَيَّ وَمَآ أَنَا۠ إِلَّا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿٩﴾

۹ کہو، میں کوئی نرالا رسول تو نہیں ہوں اور میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے گا، اور تمہارے ساتھ کیا معاملہ! میں تو صرف اس وحی کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف بھیجی جاتی ہے۔ اور میں تو بس کھلا خبردار کرنے والا ہوں۔

قُلْ أَرَءَيْتُمْ إِن كَانَ مِنْ عِندِ ٱللَّهِ وَكَفَرْتُم بِهِۦ وَشَهِدَ شَاهِدٌ
مِّنۢ بَنِيٓ إِسْرَٰٓءِيلَ عَلَىٰ مِثْلِهِۦ فَـَٔامَنَ وَٱسْتَكْبَرْتُمْ ۖ إِنَّ
ٱللَّهَ لَا يَهْدِي ٱلْقَوْمَ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿١٠﴾

۱۰ کہو، تم نے یہ بھی سوچا کہ اگر یہ اللہ کی طرف سے ہوا، اور تم نے اس کا انکار کیا، جب کہ بنی اسرائیل کے ایک گواہ نے اس جیسی کتاب پر گواہی دی ہے۔ چنانچہ وہ ایمان لے آیا اور تم نے تکبر کیا۔ (تو یہ کتنا بڑا جرم ہوگا؟) اللہ ایسے ظالم لوگوں کو راہ پر نہیں لگاتا۔

وَقَالَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ لِلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُونَآ
إِلَيْهِ ۚ وَإِذْ لَمْ يَهْتَدُوا۟ بِهِۦ فَسَيَقُولُونَ هَٰذَآ إِفْكٌ قَدِيمٌ ﴿١١﴾

۱۱ کافر ایمان لانیوالوں کے بارے میں کہتے ہیں کہ اگر یہ (قرآن) خیر ہوتا تو یہ لوگ ہم سے پہلے اس کو نہ پا لیتے۔ اور چونکہ انہوں نے اس سے ہدایت نہیں پائی اسلئے کہیں گے کہ یہ پرانا جھوٹ ہے۔

وَمِن قَبْلِهِۦ كِتَٰبُ مُوسَىٰٓ إِمَامًا وَرَحْمَةً ۚ وَهَٰذَا كِتَٰبٌ مُّصَدِّقٌ
لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنذِرَ ٱلَّذِينَ ظَلَمُوا۟ وَبُشْرَىٰ لِلْمُحْسِنِينَ ﴿١٢﴾

۱۲ حالانکہ اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب رہنما اور رحمت بن کر آ چکی ہے۔ اور یہ کتاب اس کی تصدیق کرنے والی ہے عربی زبان میں، تا کہ ظلم کرنے والوں (غلط کار لوگوں) کو خبردار کر دے۔ اور یہ بشارت ہے نیکوکاروں کے لئے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ قَالُوا۟ رَبُّنَا ٱللَّهُ ثُمَّ ٱسْتَقَٰمُوا۟ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ
وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿١٣﴾

۱۳ جن لوگوں نے کہا اللہ ہمارا رب ہے پھر اس پر جمے رہے، ان کے لئے نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

أُو۟لَٰٓئِكَ أَصْحَٰبُ ٱلْجَنَّةِ خَٰلِدِينَ فِيهَا جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ ﴿١٤﴾

۱۴ یہ جنت والے ہیں جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہ جزا ہوگی ان اعمال کی جو وہ کرتے رہے۔

وَوَصَّيْنَا ٱلْإِنسَٰنَ بِوَٰلِدَيْهِ إِحْسَٰنًا ۖ حَمَلَتْهُ أُمُّهُۥ
كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۖ وَحَمْلُهُۥ وَفِصَٰلُهُۥ ثَلَٰثُونَ شَهْرًا ۚ
حَتَّىٰٓ إِذَا بَلَغَ أَشُدَّهُۥ وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِيٓ أَنْ
أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ ٱلَّتِيٓ أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَٰلِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ
صَٰلِحًا تَرْضَىٰهُ وَأَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِيٓ ۖ إِنِّي تُبْتُ إِلَيْكَ
وَإِنِّي مِنَ ٱلْمُسْلِمِينَ ﴿١٥﴾

۱۵ ہم نے انسان کو ہدایت کی کہ اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرے۔ اس کی ماں نے تکلیف کیساتھ اس کو پیٹ میں رکھا اور تکلیف کے ساتھ اس کو جنا۔ اس کے حمل اور دودھ چھڑانے میں تیس مہینے لگ گئے، یہاں تک کہ جب وہ اپنے شباب کو پہنچا، اور پہنچا چالیس سال کی عمر کو، تو اس نے دعا کی اے میرے رب! مجھے توفیق عطا فرما کہ میں تیرے اس احسان کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر فرمایا۔ اور وہ نیک عمل کروں جو تجھے پسند ہے۔ اور میری اولاد کو بھی میرے لئے نیک بنا دے۔ میں نے تیری طرف رجوع کیا اور میں مسلمین (تیرے فرماں برداروں) میں سے ہوں۔

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا وَنَتَجَاوَزُ عَن سَيِّئَاتِهِمْ
فِي أَصْحَابِ الْجَنَّةِ ۖ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ ﴿١٦﴾

۱۶ ایسے لوگوں کے بہترین اعمال کو ہم قبول کریں گے اور ان کی برائیوں سے درگزر کریں گے۔ وہ جنت والوں میں شامل ہوں گے۔ سچا وعدہ جو اُن سے کیا جاتا رہا ہے۔

وَالَّذِي قَالَ لِوَالِدَيْهِ أُفٍّ لَّكُمَا أَتَعِدَانِنِي أَنْ أُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ
الْقُرُونُ مِن قَبْلِي وَهُمَا يَسْتَغِيثَانِ اللَّهَ وَيْلَكَ آمِنْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ
حَقٌّ فَيَقُولُ مَا هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿١٧﴾

۱۷ اور جس شخص نے اپنے والدین سے کہا: تم پر اُف ہے! کیا تم مجھے اس سے ڈراتے ہو کہ میں قبر سے نکالا جاؤں گا، حالانکہ مجھ سے پہلے کتنی ہی قومیں گزر چکی ہیں۔ اور وہ دونوں اللہ سے فریاد کرتے ہوئے اس سے کہتے ہیں کہ افسوس تجھ پر! ایمان لا۔ اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ مگر وہ کہتا ہے کہ یہ گزرے ہوئے لوگوں کے فسانے ہیں۔

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِم
مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا خَاسِرِينَ ﴿١٨﴾

۱۸ یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ (کے عذاب) کا فرمان لاگو ہوا، ان گروہوں میں جو جنوں اور انسانوں میں سے ان سے پہلے گزرے۔ یقیناً یہ تباہ ہونے والے ہیں۔

وَلِكُلٍّ دَرَجَاتٌ مِّمَّا عَمِلُوا ۖ
وَلِيُوَفِّيَهُمْ أَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿١٩﴾

۱۹ اور ہر ایک کے لئے ان کے اعمال کے لحاظ سے درجے ہوں گے۔ اور یہ (یہ اس لئے ہوگا کہ) وہ ان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دے۔ اور ان پر ظلم ہرگز نہ کیا جائے گا۔

وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى النَّارِ أَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ
فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُم بِهَا فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ
الْهُونِ بِمَا كُنتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ
الْحَقِّ وَبِمَا كُنتُمْ تَفْسُقُونَ ﴿٢٠﴾

۲۰ اور جس دن کافر آگ کے سامنے پیش کئے جائیں گے (تو ان سے کہا جائے گا) تم اپنے حصہ کی اچھی چیزیں دنیا کی زندگی میں لے چکے اور ان سے فائدہ اٹھایا۔ تو آج تمہیں ذلت کا عذاب دیا جائے گا، اس بات کی پاداش میں کہ تم زمین میں بغیر کسی حق کے تکبر کرتے رہے، اور اس لئے کہ تم نافرمانی کرتے رہے۔

وَاذْكُرْ أَخَا عَادٍ إِذْ أَنذَرَ قَوْمَهُ بِالْأَحْقَافِ وَقَدْ خَلَتِ
النُّذُرُ مِن بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا
اللَّهَ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿٢١﴾

۲۱ یاد کرو عاد کے بھائی کو، جب اس نے احقاف میں اپنی قوم کو خبردار کیا ---اور خبردار کرنے والے اس کے آگے بھی آئے تھے اور اس کے پیچھے بھی آئے--- کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ مجھے تم پر ایک ہولناک دن کے عذاب کا اندیشہ ہے۔

قَالُوا أَجِئْتَنَا لِتَأْفِكَنَا عَنْ آلِهَتِنَا فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا
إِن كُنتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿٢٢﴾

۲۲ انہوں نے کہا: کیا تم اس لئے آئے ہو کہ ہمیں ہمارے معبودوں سے برگشتہ کردو۔ اگر تم سچے ہو تو لے آؤ وہ عذاب جس سے ہمیں ڈرا رہے ہو۔

قَالَ إِنَّمَا الْعِلْمُ عِندَ اللّٰهِ وَأُبَلِّغُكُم مَّا أُرْسِلْتُ بِهِ وَلٰكِنِّي
أَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُونَ ﴿۲۳﴾

۲۳ اس نے کہا اس کا علم تو اللہ ہی کو ہے۔ میں تو وہ پیغام تمہیں پہنچا رہا ہوں جس کے ساتھ مجھے بھیجا گیا ہے۔ لیکن میں دیکھ رہا ہوں کہ تم لوگ جہالت برت رہے ہو۔

فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ قَالُوا هٰذَا
عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ۚ
بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُم بِهِ ۖ رِيحٌ فِيهَا عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿۲۴﴾

۲۴ پھر جب انہوں نے اس کو بادل کی شکل میں وادیوں کی طرف آتے دیکھا، تو کہنے لگے یہ بادل ہے جو ہم پر بارش برسائے گا۔ نہیں، بلکہ یہ وہ چیز ہے جس کے لئے تم نے جلدی مچا رکھی تھی۔ یہ ہوا (کا طوفان) ہے جس میں دردناک عذاب ہے۔

تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍ بِأَمْرِ رَبِّهَا فَأَصْبَحُوا لَا يُرٰى إِلَّا
مَسٰكِنُهُمْ ۚ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ ﴿۲۵﴾

۲۵ یہ ہر چیز کو تباہ کر دے گی اپنے رب کے حکم سے۔ چنانچہ ان کا حال یہ ہوا کہ ان کے گھروں کے سوا کچھ نظر نہ آتا تھا۔ ہم مجرموں کو اسی طرح سزا دیا کرتے ہیں۔

وَلَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِيمَا إِن مَّكَّنّٰكُمْ فِيهِ وَجَعَلْنَا لَهُمْ
سَمْعًا وَأَبْصَارًا وَأَفْئِدَةً فَمَا أَغْنٰى عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ
وَلَا أَبْصَارُهُمْ وَلَا أَفْئِدَتُهُم مِّن شَيْءٍ إِذْ كَانُوا
يَجْحَدُونَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا بِهِ
يَسْتَهْزِءُونَ ﴿۲۶﴾

۲۶ ہم نے ان کو وہ اقتدار بخشا تھا جو تم کو نہیں بخشا۔ ہم نے ان کو کان، آنکھیں اور دل دئے تھے۔ مگر نہ ان کے کان ان کے کچھ کام آئے، نہ ان کی آنکھیں اور نہ ان کے دل، اس بنا پر کہ وہ اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے تھے۔ اور ان کو گھیر لیا اس چیز نے جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے۔

وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُم مِّنَ الْقُرٰى وَصَرَّفْنَا الْاٰيٰتِ
لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿۲۷﴾

۲۷ ہم تمہارے گرد و پیش کی بستیوں کو ہلاک کر چکے ہیں۔ ہم نے اپنی آیتیں گوناگوں طریقہ پر پیش کی تھیں تاکہ وہ رجوع کریں۔

فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ الَّذِينَ اتَّخَذُوا مِن دُونِ اللّٰهِ قُرْبَانًا
اٰلِهَةً ۖ بَلْ ضَلُّوا عَنْهُمْ ۚ وَذٰلِكَ إِفْكُهُمْ وَمَا كَانُوا
يَفْتَرُونَ ﴿۲۸﴾

۲۸ تو کیوں نہ ان کی مدد کی ان ہستیوں نے جن کو انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر تقرب کے لئے معبود بنا رکھا تھا۔ بلکہ وہ سب ان سے کھوئے گئے۔ یہ ان کا جھوٹ اور ان کی گھڑی ہوئی باتیں تھیں۔

وَإِذْ صَرَفْنَا إِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُونَ الْقُرْاٰنَ ۚ
فَلَمَّا حَضَرُوهُ قَالُوا أَنصِتُوا ۖ فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا إِلٰى قَوْمِهِم
مُّنذِرِينَ ﴿۲۹﴾

۲۹ اور جب ہم نے جنوں کے ایک گروہ کو تمہارے طرف پھیر دیا تاکہ وہ قرآن سنیں۔ جب وہ وہاں پہنچے تو انہوں نے (آپس میں) کہا خاموش ہو جاؤ (اور سنو) جب اس کی تلاوت پوری ہو گئی تو وہ اپنی قوم کی طرف خبردار کرنے والے بن کو لوٹے۔

قَالُوْا يٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ وَاِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۳۰﴾

۳۰ انہوں نے کہا: اے ہماری قوم کے لوگو! ہم نے ایک ایسی کتاب سنی ہے جو موسیٰ کے بعد نازل کی گئی ہے۔ تصدیق کرتی ہے اس کتاب کی جو پہلے آ چکی ہے ۔ یہ حق اور سیدھی راہ کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔

يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۳۱﴾

۳۱ اے ہماری قوم کے لوگو! اللہ کے داعی کی دعوت قبول کرو اور اس پر ایمان لے آؤ ۔ اللہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں دردناک عذاب سے بچائے گا۔

وَمَنْ لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْاَرْضِ وَلَيْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءُ ۭ اُولٰۗىِٕكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۲﴾

۳۲ اور جو اللہ کے داعی کی دعوت قبول نہیں کرے گا تو اس کے بس میں نہیں ہے کہ زمین پر اللہ کے قابو سے نکل جائے ، اور نہ اللہ کے مقابل اس کا کوئی مددگار ہوگا ۔ یہ لوگ کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰٓي اَنْ يُّـحْيِۦ الْمَوْتٰى ۭ بَلٰٓي اِنَّهٗ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۳۳﴾

۳۳ کیا انہوں نے اس بات پر غور نہیں کیا کہ اللہ جس نے آسمان و زمین پیدا کئے، اور جن کے پیدا کرنے سے وہ تھکا نہیں، وہ مُردوں کو زندہ کرنے پر قادر ہے۔ کیوں نہیں وہ ہر چیز کی قدرت رکھتا ہے۔

وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَي النَّارِ ۭ اَلَيْسَ ھٰذَا بِالْحَقِّ ۭ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ۭ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۳۴﴾

۳۴ جس دن کافر جہنم کی آگ پر پیش کئے جائیں گے۔ (ان سے پوچھا جائے گا) کیا یہ حق نہیں ہے؟ وہ کہیں گے ہاں ہمارے رب کی قسم (یہ یقیناً حق ہے)۔ فرمائے گا تو چکھو عذاب کا مزہ اپنے کفر کی پاداش میں۔

فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ۭ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ ۙ لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ۭ بَلٰغٌ ۚ فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۳۵﴾

۳۵ پس (اے نبی!) صبر کرو جس طرح عزم و ہمت والے رسولوں نے صبر کیا، اور ان کے لئے جلدی نہ کرو۔ جس دن یہ لوگ اس چیز کو دیکھ لیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے، تو وہ محسوس کریں گے کہ گویا (وہ دنیا میں) دن کی ایک گھڑی سے زیادہ نہیں رہے تھے۔ یہ پیغام ہے۔ تو نافرمان لوگوں کے سوا اور کون تباہ ہوگا؟

۴۷۔ مُحَمَّدٌ

نام آیت ۲ میں پیغمبر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا نام آیا ہے۔اس مناسبت سے اس سورہ کا نام ''محمد'' ہے۔

زمانۂ نزول مدینہ میں ہجرت کے پہلے سال نازل ہوئی۔

مرکزی مضمون اعلانِ جنگ ہے ان کافروں کے خلاف جو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں۔ان سے مقابلہ کیلئے اہل ایمان کو آمادہ کرنا اور اس سلسلہ میں ان کو ضروری ہدایات دینا۔

نظم کلام آیت ۱ تا ۳ میں ارشاد ہوا ہے کہ کفار اور اہل ایمان کا طرز عمل بنیادی طور پر مختلف ہے۔اس لئے اللہ تعالیٰ بھی ان کے ساتھ الگ الگ معاملہ کرے گا۔کافروں کے عمل ناکام بنادے گا اور اہل ایمان کا حال درست کردے گا۔

آیت ۴ تا ۱۵ میں اہل ایمان کو جنگ کے تعلق سے ہدایات دی گئی ہیں۔اور جان کی بازی لگانے والوں کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے نیز اپنی آخرت کے بہترین انجام کی خوشخبری دی گئی ہے۔

آیت ۱۶ تا ۳۲ میں منافقین (غیر مخلص مسلمانوں) کا حال بیان ہوا ہے، جن پر جہاد کا حکم شاق گزر رہا تھا اور جو اہل ایمان کے مقابلہ میں کافروں سے ہمدردی رکھتے تھے اور ساز باز کرتے تھے۔

آیت ۳۳ تا ۳۸ میں عام مسلمانوں کو جہاد کی اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔

سُورَةُ مُحَمَّدٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ﴿۱﴾

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ ﴿۲﴾

ذٰلِكَ بِاَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَاَنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا
اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ رَّبِّهِمْ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ اَمْثَالَهُمْ ﴿۳﴾

فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ
فَشُدُّوا الْوَثَاقَ فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ
اَوْزَارَهَا ذٰلِكَ وَلَوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لِّيَبْلُوَا
بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ وَالَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَنْ يُّضِلَّ
اَعْمَالَهُمْ ﴿۴﴾

وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ ﴿۶﴾

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ
اَقْدَامَكُمْ ﴿۷﴾

۴۷۔ سُورَۃُ مُحَمَّد

آیات: ۳۸

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

1 جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ کے راستہ سے روکا، ان کے اعمال اس نے ضائع کردئے۔

2 اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے اور اس (ہدایت) پر ایمان لائے جو محمد پر نازل کی گئی ہے۔۔۔۔اور وہ حق ہے ان کے رب کی طرف سے۔۔۔۔اللہ نے ان کی برائیاں ان سے دور کردیں اور ان کا حال درست کردیا۔

3 یہ اس لئے کہ جن لوگوں نے کفر کیا، انہوں نے باطل کی پیروی کی۔ اور جو ایمان لائے انہوں نے اپنے رب کی طرف سے آئے ہوئے حق کی پیروی کی۔ اس طرح اللہ لوگوں کیلئے ان کا حال بیان فرماتا ہے۔

4 لہٰذا جب تمہارا مقابلہ کافروں سے ہو تو ان کی گردنیں اُڑا دو، یہاں تک کہ جب خوب قتل کر چکو تو ان کو مضبوط باندھ لو۔ اس کے بعد یا تو احسان کرنا ہے یا فدیہ کا معاملہ کرنا ہے۔ یہاں تک کہ لڑائی اپنے ہتھیار ڈال دے۔ یہ ہے تمہاری ذمہ داری۔ اور اگر اللہ چاہتا تو خود ہی ان کو سزا دیتا، لیکن (اس نے یہ ہدایت اسلئے دی تاکہ) تمہیں ایک دوسرے کے ذریعہ آزمائے۔ اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل ہوئے ان کے اعمال وہ ہرگز ضائع نہ کرے گا۔

5 وہ ان کو راہ یاب کرے گا اور ان کی حالت سنوارے گا۔

6 اور ان کو جنت میں داخل کرے گا جس کی پہچان ان کو کرادی گئی ہے۔

7 اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اگر تم اللہ کی مدد کروگے، تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدم جمادے گا۔

وَالَّذِينَ كَفَرُوا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَأَضَلَّ أَعْمَالَهُمْ ﴿٨﴾

[٨] جن لوگوں نے کفر کیا ان کے لئے ہلاکت ہے اور اس نے (اللہ نے) ان کے اعمال ضائع کردئے۔

ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَرِهُوا مَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ ﴿٩﴾

[٩] یہ اس لئے کہ انہوں نے اس (ہدایت) کو ناپسند کیا جو اللہ نے نازل کی ہے، لہٰذا اس نے ان کے اعمال اکارت کردئے۔

أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ
مِن قَبْلِهِمْ ۚ دَمَّرَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ ۖ وَلِلْكَافِرِينَ أَمْثَالُهَا ﴿١٠﴾

[١٠] کیا یہ لوگ زمین میں چلے پھرے نہیں؟ کہ دیکھتے کیا انجام ہوا ان لوگوں کا جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں۔ اللہ نے ان کو تباہ کرکے رکھ دیا اور کافروں کے لئے ایسی ہی سزائیں ہیں۔

ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ مَوْلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَأَنَّ الْكَافِرِينَ
لَا مَوْلَىٰ لَهُمْ ﴿١١﴾

[١١] یہ اس لئے کہ اللہ ایمان لانے والوں کا کارساز (کرتا دھرتا) ہے اور کافروں کا کارساز کوئی نہیں۔

إِنَّ اللَّهَ يُدْخِلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي
مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ وَالَّذِينَ كَفَرُوا يَتَمَتَّعُونَ وَيَأْكُلُونَ
كَمَا تَأْكُلُ الْأَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ﴿١٢﴾

[١٢] بلاشبہ اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک اعمال کئے جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی۔ اور جن لوگوں نے کفر کیا وہ (دنیا کا) لطف اٹھا رہے ہیں اور اس طرح کھا رہے ہیں جس طرح جانور کھاتے ہیں۔ ان کا ٹھکانا جہنم ہے۔

وَكَأَيِّن مِّن قَرْيَةٍ هِيَ أَشَدُّ قُوَّةً مِّن قَرْيَتِكَ الَّتِي أَخْرَجَتْكَ
أَهْلَكْنَاهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ﴿١٣﴾

[١٣] اور کتنی ہی بستیاں ہیں جو قوت میں تمہاری اس بستی سے بڑھ کر تھیں، جس نے تم کو (اے نبی!) نکالا ہے۔ ہم نے ان کو ہلاک کر دیا تو کوئی ان کو بچانے والا نہ ہوا۔

أَفَمَن كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهِ كَمَن زُيِّنَ لَهُ سُوءُ عَمَلِهِ
وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُم ﴿١٤﴾

[١٤] کیا وہ لوگ جو اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہیں، ان لوگوں کی طرح ہو جائیں گے، جن کا برا عمل ان کی نظروں میں خوشنما بنا دیا گیا ہے، اور وہ اپنی خواہشات کے پیچھے چل رہے ہیں؟

مَّثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ ۖ فِيهَا أَنْهَارٌ مِّن مَّاءٍ غَيْرِ
آسِنٍ وَأَنْهَارٌ مِّن لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ وَأَنْهَارٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ
لِّلشَّارِبِينَ وَأَنْهَارٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ۖ وَلَهُمْ فِيهَا مِن كُلِّ
الثَّمَرَاتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّن رَّبِّهِمْ ۖ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي النَّارِ وَسُقُوا
مَاءً حَمِيمًا فَقَطَّعَ أَمْعَاءَهُمْ ﴿١٥﴾

[١٥] اس جنت کی خصوصیت جس کا متقیوں سے وعدہ کیا گیا ہے۔ یہ ہے کہ اس میں ایسے پانی کی نہریں بہہ رہی ہوں گی جس میں کوئی تغیر نہ ہوگا۔ اور نہریں دودھ کی جس کا ذائقہ نہیں بدلے گا۔ اور نہریں ایسی شراب کی جو پینے والوں کیلئے نہایت لذیذ ہوگی۔ اور نہریں صاف شفاف شہد کی۔ وہاں ان کیلئے ہر قسم کے پھل ہوں گے اور ان کے رب کی طرف سے مغفرت۔ کیا ایسے لوگ ان لوگوں کی طرح ہوں گے جو ہمیشہ جہنم میں رہنے والے ہیں، اور جن کو ایسا گرم پانی پلایا جائے گا جو ان کی آنتیں کاٹ کر رکھ دے گا؟

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ حَتّٰٓى اِذَا خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِكَ قَالُوْا
لِلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ اٰنِفًا ۗ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ
اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ ﴿۱۶﴾

۱۶ ان میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو تمہاری طرف کان لگاتے ہیں۔ لیکن جب تمہارے پاس سے نکلتے ہیں تو ان لوگوں سے، جنہیں علم عطا ہوا ہے پوچھتے ہیں کہ (رسول نے) ابھی ابھی کیا فرمایا؟ یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں پر اللہ نے مہر لگادی ہے، اور یہ اپنی خواہشات کے پیچھے چل رہے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَّاٰتٰىهُمْ تَقْوٰىهُمْ ﴿۱۷﴾

۱۷ اور جن لوگوں نے ہدایت کی راہ اختیار کی، اللہ نے ان کی ہدایت میں اضافہ کردیا، اور انہیں ان کے حصہ کا تقویٰ عطا فرمایا۔

فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً ۚ فَقَدْ جَآءَ
اَشْرَاطُهَا ۚ فَاَنّٰى لَهُمْ اِذَا جَآءَتْهُمْ ذِكْرٰىهُمْ ﴿۱۸﴾

۱۸ اب کیا یہ لوگ قیامت کے منتظر ہیں کہ ان پر اچانک آجائے؟ اس کی علامتیں تو ظاہر ہو چکی ہیں۔ جب وہ آجائے گی تو ان کے لئے نصیحت حاصل کرنے کا موقع کہاں باقی رہ جائے گا۔

فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ
وَالْمُؤْمِنٰتِ ۗ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوٰىكُمْ ﴿۱۹﴾

۱۹ تو جان لو کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ (معبود) نہیں۔ اور اپنی خطاؤں کے لئے معافی مانگو، اور مؤمن مردوں اور عورتوں کے لئے بھی۔ اللہ تمہارے چلنے پھرنے کو جانتا ہے اور تمہارے ٹھکانے کو بھی۔

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُوْرَةٌ ۚ فَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ
مُّحْكَمَةٌ وَّذُكِرَ فِيْهَا الْقِتَالُ ۙ رَاَيْتَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ
يَّنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۭ
فَاَوْلٰى لَهُمْ ﴿۲۰﴾

۲۰ ایمان لانے والے کہہ رہے تھے کہ ایک سورہ (جس میں جہاد کا حکم دیا گیا ہو) کیوں نہیں نازل کی جاتی؟ مگر جب ایک قطعی حکم والی سورہ نازل کی گئی جس میں قتال (جنگ) کا ذکر ہے، تو تم نے دیکھا کہ جن کے دلوں میں روگ ہے، وہ تمہاری طرف اس طرح دیکھ رہے ہیں جیسے کسی پر موت کی غشی طاری ہو۔ تو افسوس ہے ان پر۔

طَاعَةٌ وَّقَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ ۣ فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ ۣ فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ
خَيْرًا لَّهُمْ ﴿۲۱﴾

۲۱ (ان کے لئے صحیح طرز عمل) اطاعت کرنا اور اچھی بات کہنا تھا۔ اور جب قطعی حکم دیا گیا تو اگر وہ اللہ سے صداقت شعاری کا ثبوت دیتے تو ان ہی کے حق میں بہتر ہوتا۔

فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْٓا
اَرْحَامَكُمْ ﴿۲۲﴾

۲۲ اور اگر تم منہ پھیرتے ہو تو اس کے سوا تم سے کیا توقع کی جاسکتی ہے کہ زمین میں فساد برپا کروگے، اور رحمی رشتوں کو کاٹ ڈالوگے۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ ﴿۲۳﴾

۲۳ یہی لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی اور ان کو بہرا اور ان کی آنکھوں کو اندھی کردیا۔

أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَىٰ قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا ﴿۲۴﴾

۲۴ کیا یہ لوگ قرآن پر غور نہیں کرتے؟ یا دلوں پر ان کے تالے پڑے ہوئے ہیں۔

إِنَّ الَّذِينَ ارْتَدُّوا عَلَىٰ أَدْبَارِهِم مِّن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى ۙ
الشَّيْطَانُ سَوَّلَ لَهُمْ وَأَمْلَىٰ لَهُمْ ﴿۲۵﴾

۲۵ جو لوگ ہدایت واضح ہو جانے کے بعد پھر گئے، شیطان نے ان کو پٹی پڑھائی، اور ان کے لئے امیدوں کا سلسلہ دراز کر دیا۔

ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لِلَّذِينَ كَرِهُوا مَا نَزَّلَ اللَّهُ سَنُطِيعُكُمْ فِي بَعْضِ
الْأَمْرِ ۖ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِسْرَارَهُمْ ﴿۲۶﴾

۲۶ یہ اس لئے ہوا کہ انہوں نے اللہ کی نازل کی ہوئی ہدایت کو ناپسند کرنے والوں سے کہا، کہ بعض معاملات میں ہم تمہاری بات مانیں گے۔ اللہ ان کی رازداری کو جانتا ہے۔

فَكَيْفَ إِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ وَأَدْبَارَهُمْ ﴿۲۷﴾

۲۷ تو اس وقت ان کا کیا حال ہوگا جب فرشتے ان کے چہروں اور ان کے پیٹھوں پر مارتے ہوئے ان کی جانیں قبض کریں گے۔

ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمُ اتَّبَعُوا مَا أَسْخَطَ اللَّهَ وَكَرِهُوا رِضْوَانَهُ فَأَحْبَطَ
أَعْمَالَهُمْ ﴿۲۸﴾

۲۸ یہ اس لئے کہ انہوں نے اس طریقہ کی پیروی کی جو اللہ کو غصہ دلانے والا تھا، اور اس کی خوشنودی کو ناپسند کیا۔ لہٰذا اس نے ان کے اعمال ضائع کر دئے۔

أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ أَن لَّن يُخْرِجَ
اللَّهُ أَضْغَانَهُمْ ﴿۲۹﴾

۲۹ کیا ان لوگوں نے جن کے دلوں میں روگ ہے، یہ خیال کر رکھا ہے کہ اللہ ان کا کینہ ظاہر نہیں کرے گا؟

وَلَوْ نَشَاءُ لَأَرَيْنَاكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُم بِسِيمَاهُمْ ۚ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِي لَحْنِ
الْقَوْلِ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَعْمَالَكُمْ ﴿۳۰﴾

۳۰ (اے نبی!) اگر ہم چاہتے تو تمہیں ان کو دکھا دیتے، اور تم ان کی علامتوں سے انہیں پہچان لیتے۔ اور ان کے انداز گفتگو سے تو تم انہیں پہچان ہی لو گے۔ اللہ تم لوگوں کے اعمال کو جانتا ہے۔

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتَّىٰ نَعْلَمَ الْمُجَاهِدِينَ مِنكُمْ وَالصَّابِرِينَ ۙ
وَنَبْلُوَ أَخْبَارَكُمْ ﴿۳۱﴾

۳۱ ہم ضرور تمہاری آزمائش کریں گے تاکہ دیکھ لیں، کہ تم میں کون جہاد کرنے اور صبر کرنے والے ہیں؟ اور تمہارے حالات کی جانچ کر لیں۔

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ وَشَاقُّوا
الرَّسُولَ مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَىٰ ۙ لَن يَضُرُّوا اللَّهَ
شَيْئًا وَسَيُحْبِطُ أَعْمَالَهُمْ ﴿۳۲﴾

۳۲ جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکا اور رسولوں کی مخالفت کی، بعد اس کے کہ ان پر ہدایت واضح ہو چکی تھی۔ وہ اللہ کو کچھ بھی نقصان پہنچانے والے نہیں۔ اور اللہ ان کے سارے اعمال ڈھا دیگا۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا
أَعْمَالَكُمْ ﴿۳۳﴾

۳۳ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو، اور اپنے اعمال ضائع نہ کرو۔

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ
مَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ ﴿٣٤﴾

٣٤ جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکا پھر حالتِ کفر ہی میں مر گئے، اللہ انہیں کبھی نہیں بخشے گا۔

فَلَا تَهِنُوا وَتَدْعُوا إِلَى السَّلْمِ وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ وَاللَّهُ
مَعَكُمْ وَلَنْ يَتِرَكُمْ أَعْمَالَكُمْ ﴿٣٥﴾

٣٥ تو تم کمزور نہ پڑو اور صلح کی دعوت نہ دو۔ تم ہی غالب رہو گے ۔ اللہ تمہارے ساتھ ہے اور وہ تمہارے اعمال کو ضائع نہیں کرے گا۔

إِنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهْوٌ وَإِنْ تُؤْمِنُوا وَتَتَّقُوا يُؤْتِكُمْ
أُجُورَكُمْ وَلَا يَسْأَلْكُمْ أَمْوَالَكُمْ ﴿٣٦﴾

٣٦ دنیا کی زندگی تو بس کھیل تماشہ ہے۔ اور اگر تم ایمان لاؤ گے اور تقویٰ اختیار کرو گے تو وہ تمہیں تمہارے اجر دے گا، اور تم سے تمہارا مال طلب نہ کرے گا۔

إِنْ يَسْأَلْكُمُوهَا فَيُحْفِكُمْ تَبْخَلُوا وَيُخْرِجْ أَضْغَانَكُمْ ﴿٣٧﴾

٣٧ اگر وہ تم سے مال مانگے اور سب مال طلب کرے تو تم بخل کرو گے، اور وہ تمہارا کھوٹ ظاہر کرے گا۔

هَا أَنْتُمْ هَؤُلَاءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَمِنْكُمْ مَنْ
يَبْخَلُ وَمَنْ يَبْخَلْ فَإِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَفْسِهِ وَاللَّهُ الْغَنِيُّ
وَأَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ وَإِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ
لَا يَكُونُوا أَمْثَالَكُمْ ﴿٣٨﴾

٣٨ یہ تم لوگ ہو کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی تمہیں دعوت دی جا رہی ہے، تو تم میں ایسے لوگ بھی ہیں جو بخل کرتے ہیں۔ حالانکہ جو بخل کرتا ہے وہ اپنے ساتھ ہی بخل کرتا ہے۔ اللہ غنی ہے اور تم محتاج ہو۔ اور اگر تم رخ پھیرو گے تو اللہ تمہاری جگہ دوسرے لوگوں کو لے آئے گا، اور وہ تمہاری طرح نہ ہوں گے۔

۴۸۔ الفتح

نام پہلی آیت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کھلی فتح کی خوشخبری سنائی گئی ہے۔اس مناسبت سے اس سورہ کا نام ''الفتح'' ہے۔

زمانۂ نزول ذی قعدہ ۶ ھ (۶۲۸ء) میں صلح حدیبیہ کے بعد واپسی کے سفر میں حدیبیہ اور مدینہ کے درمیان اس کا نزول ہوا۔

مرکزی مضمون رسول اور پیروانِ رسول کو خوشخبری کہ اسلام کیلئے فتوحات کا آغاز ہو گیا ہے۔اور ان حالات پر تبصرہ جو صلحِ حدیبیہ کے موقع پر پیش آئے تھے۔

نظمِ کلام آیت ۱ تا ۷ میں فتح کی خوشخبری دیتے ہوئے رسول اور اس کے پیروؤں کے لئے ان انعامات کا ذکر کیا گیا ہے، جن کو یہ فتح اپنے جلو میں لائی ہے۔اور منافقوں اور مشرکوں کو خبردار کیا گیا ہے کہ یہ فتح ان کیلئے عذاب کا موجب ہوگی۔

آیت ۸ تا ۱۰ میں رسالت کے مقام کو واضح کیا گیا ہے۔اور رسول کے ہاتھ پر بیعت کو اللہ کے ہاتھ پر بیعت سے تعبیر کیا گیا ہے۔

آیت ۱۱ تا ۱۷ میں منافقین کو فہمائش اور تنبیہ ہے جو رسول کی دعوت پر آپ کے ساتھ نہیں نکلے، کیوں کہ انہیں اپنے مال اور اپنے گھر والوں کی فکر تھی۔اور رسول کے اس اقدام کو کہ مکہ جا کر عمرہ کریں خطرناک خیال کرتے رہے۔البتہ جو لوگ واقعی معذور تھے ان کو بے قصور قرار دیا گیا۔

آیت ۱۸ تا ۲۶ میں مخلص مؤمنوں کو جنہوں نے اس موقع پر جہاد کے لئے بیعت کی، اور رسول کے حکم پر جان کی بازی لگانے کے لئے تیار ہو گئے، رضائے الٰہی کی بشارت دی گئی ہے۔اور وعدہ کیا گیا ہے کہ وہ مستقبل میں بہ کثرت مالِ غنیمت حاصل کریں گے۔اللہ کی نصرت ان کے شاملِ حال ہوگی اس لئے کافران کے مقابلہ میں ٹک نہیں سکیں گے۔

آیت ۲۷ تا ۲۹ میں اہل ایمان کو یہ مژدہ سنایا گیا ہے کہ رسول نے، مسجد حرام میں داخل ہونے کا جو خواب دیکھا تھا وہ سچا تھا اور وہ پورا ہو کر رہے گا۔ رسول کے لئے غلبہ مقدر ہے اور اس کو ایسے مخلص ساتھی مہیا ہو گئے ہیں، جن کی تصویر تورات اور انجیل میں دیکھی جا سکتی ہے۔

صلحِ حدیبیہ کیوں اور کیسے ؟ ہجرت کے بعد مسلمانوں پر قریشِ مکہ نے مسجد حرام کی زیارت کی راہ روک دی تھی۔وہ نہ عمرہ کر سکتے تھے اور نہ حج، جب کہ خانۂ کعبہ کی تعمیر جو مسجد حرام میں واقع ہے حضرت ابراہیم نے اللہ کے حکم سے کی تھی۔اور اس لئے کی تھی تا کہ وہ لوگوں کیلئے مرکزی عبادت گاہ قرار پائے اور وہ طواف، عمرہ اور حج کر سکیں۔اس پر قریش کی اجارہ داری اور وہ بھی بت پرستی کی شکل میں، ایک ایسی بات تھی جس سے اس کی تعمیر کا مقصد ہی فوت ہو رہا تھا۔نیز یہ مسلمانوں پر بہت بڑا ظلم تھا کہ وہ اپنے اصل مرکز سے بے تعلق ہو کر رہ جائیں۔اس لئے مسلمانوں کا یہ حق تھا کہ وہ مسجد حرام کی زیارت کریں۔

مسلمانوں اور کفارِ مکہ کے درمیان جنگ بدر، جنگ احد اور جنگ خندق لڑی جا چکی تھی۔اور کفار مکہ برسرپیکار ہی تھے کہ ۶ ھ میں نبی ﷺ نے ایک رؤیا (خواب) دیکھی کہ آپ اپنے اصحاب کے ساتھ مسجد حرام میں داخل ہو گئے ہیں۔چونکہ نبی کی رُؤیا سچی اور منجانب اللہ ہوتی ہے اس لئے آپ نے اللہ کی طرف سے یہ اشارہ پاتے ہی عمرہ (زیارت بیت اللہ) کا ارادہ کیا۔اور اس کا عام اعلان کر دیا تا کہ لوگ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہوں تا کہ کافروں کو ان پر ہاتھ اٹھانے کی جرأت نہ ہو۔آپ کی دعوت پر مدینہ کے چودہ سو مسلمان اس مہم میں شرکت کیلئے اٹھ کھڑے ہوئے۔اور ذی قعدہ کی پہلی تاریخ کو یہ قافلہ مکہ کی سمت روانہ ہوا۔مدینہ سے چھ میل کے فاصلہ پر ذوالحلیفہ میں عمرہ کا احرام باندھا۔قربانی کیلئے اونٹ ساتھ لئے تھے جن کی

گردنوں میں علامت کے طور پر پٹے پڑے ہوئے تھے، تاکہ کوئی شخص بھی ان کو دیکھ کر پہچان لے کہ یہ قربانی (ھدی) کے اونٹ ہیں اور اس بنا پر کوئی تعرض نہ کرے۔ جنگ کا چونکہ کوئی ارادہ نہیں تھا اس لئے جنگی سامان بھی ساتھ نہ لیا تھا۔ عام رواج کے مطابق صرف تلواریں ساتھ تھیں اور وہ بھی میانوں کے اندر۔ جب آپ کُراع الغمیم پہنچے جہاں سے مکہ کا فاصلہ تقریباً سو کلومیٹر ہے، تو معلوم ہوا کہ کفارِ مکہ کی طرف سے خالد بن ولید کی قیادت میں تین سو گھوڑ سوار کا ایک دستہ آپ کے مقابلہ کیلئے پہنچ گیا ہے۔ چونکہ آپ جنگ کے ارادے سے نہیں نکلے تھے، اس لئے آپ نے اس قریب کے راستہ کو چھوڑ کر دور کا راستہ مکہ جانے کے لئے اختیار کیا۔ اور حدیبیہ کے مقام پر پہنچ گئے جہاں سے حرم کی حدود شروع ہو جاتی ہیں، اور مکہ کا فاصلہ صرف ۲۲ رکلومیٹر رہ جاتا ہے۔ اب اس مقام کو شُمیسیہؔ کہتے ہیں۔

آپ نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو یہ پیغام دے کر مکہ بھیجا کہ وہ قریش سے کہیں کہ ہم جنگ کے لئے نہیں آئے ہیں، بلکہ مقصود صرف عمرہ ہے۔ نیز انہیں قبولِ اسلام کی دعوت بھی دیں۔ حضرت عثمان جب مکہ پہنچے تو ان کے قبیلہ والے عزت سے پیش آئے، اور قریش نے بھی ان کو طواف کرنے کی پیش کش کی۔ لیکن انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے طواف کرنے سے انکار کر دیا۔ قریش کسی طرح اس بات کے لئے آمادہ نہیں ہوئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے ساتھ عمرہ کے لئے مکہ میں داخل ہوں۔ اس بحث میں حضرت عثمان کی واپسی میں کچھ تاخیر ہوگئی۔ ادھر مسلمانوں کو تشویش ہوئی اور بظاہر یہ صورت پیدا ہوگئی کہ اب بزور ہی مکہ میں داخل ہونا پڑے گا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے موقع کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے صحابہ کو جہاد کی بیعت کرنے کی دعوت دی، چنانچہ صحابہ کرام نے آپ کے ہاتھ پر بلا تامل بیعت کی، جو اس بات کا عہد تھا کہ اگر مشرکینِ مکہ عمرہ کی ادائیگی سے روکتے ہیں، تو وہ بغیر جنگی سامان کے بھی محض اپنی تلواروں سے ان کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔

یہ ایک تاریخی بیعت تھی جو بیعتِ رضوان کے نام سے مشہور ہوئی۔ جب قریش کو اس کی اطلاع ہوئی تو وہ مرعوب ہوئے۔ اور انہوں نے سہیل بن عَمرو کی قیادت میں ایک وفد صلح کی بات چیت کیلئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا۔ بات چیت کے بعد جو معاہدۂ صلح طے پایا اس کی اہم دفعات یہ تھیں:۔

۱) امسال مسلمان مدینہ لوٹ جائیں اور آئندہ سال مکہ آکر عمرہ کریں۔ اس موقع پر قریش ان سے کوئی تعرض نہیں کریں گے۔

۲) مسلمان اپنے ساتھ صرف تلواریں لاسکیں گے اور وہ میان میں ہوگی۔

۳) وہ مکہ میں صرف تین دن قیام کریں گے۔

۴) مسلمان اور قریش کے درمیان اب جنگ کی حالت باقی نہیں رہے گی۔ اور یہ معاہدہ دس سال کے لئے ہے۔

۵) قریش کا کوئی آدمی اگر مدینہ آجائے تو اسے واپس کرنا ہوگا، اور اگر کوئی مسلمان قریش کے پاس آئے تو اسے واپس کرنا ضروری نہ ہوگا۔

۶) حرم کے اطراف میں رہنے والے قبائل کو اس بات کی آزادی ہوگی کہ وہ دونوں میں سے جس فریق کے ساتھ چاہیں ہو جائیں۔ اس کے بعد اس قبیلہ کی بھی وہی ذمہ داریاں ہوں گی جو معاہدہ نے اس فریق پر عائد کی ہیں۔ اسی طرح اس کے بھی وہی حقوق ہوں گے جو معاہدہ کی رو سے اس فریق کے قرار پاتے ہیں۔

۷) ان قبائل میں سے اگر کسی قبیلہ سے تعرض کیا گیا تو اسے متعلقہ فریق کے خلاف زیادتی سمجھا جائے گا۔ اور اس سے معاہدہ کالعدم ہو جائے گا۔

(صلح الحدیبیہ۔ محمد احمد باشمیل۔ ص ۲۵۲ تا ۲۵۴)

اس معاہدہ کا ظاہری پہلو ایسا تھا کہ گویا مسلمانوں نے دب کر صلح کرلی ہے۔ لیکن درحقیقت اس سے مسلمانوں کی پوزیشن کافی مضبوط ہوگئی تھی۔

کیوں کہ اس سے اول تو مسجد حرام کی زیارت کی راہ کھل رہی تھی، اور دوسرے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف محاذ آرائی کا خاتمہ ہو رہا تھا، جس سے وہ رکاوٹ دور ہو رہی تھی جو اسلام کی اشاعت کی راہ میں حائل تھی۔ اور لوگوں کو اسلام کے بارے میں آزادانہ غور و فکر کا موقع مل رہا تھا۔

معاہدۂ صلح سے فارغ ہونے کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے، حدیبیہ ہی میں قربانی (ہدْی) کے اونٹ ذبح کئے اور عمرہ کا احرام اتارا۔ اس کے بعد مدینہ کے لئے روانہ ہو گئے۔ آئندہ سال ذی قعدہ ہی میں آپ اپنے اصحاب کے ساتھ مکہ تشریف لے گئے اور پرامن فضا میں آپ نے عمرہ ادا کیا۔ اس طرح وہ رؤیاء (خواب) سچی ثابت ہوئی جو آپ نے دیکھی تھی۔

سُوْرَةُ الْفَتْحِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا (۱)
لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ
وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا (۲)
وَّيَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا (۳)
هُوَ الَّذِيْٓ أَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ
لِيَزْدَادُوْٓا إِيْمَانًا مَّعَ إِيْمَانِهِمْ ۗ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ
وَالْأَرْضِ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا (۴)

لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
الْأَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ ۚ وَكَانَ ذٰلِكَ
عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًا (۵)

وَّيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ
الظَّآنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ۚ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ۚ وَغَضِبَ
اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ۚ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا (۶)

وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا (۷)

إِنَّآ أَرْسَلْنٰكَ شٰهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا (۸)

۴۸ ۔ سُوْرَةُ الْفَتْحِ

آیات : ۲۹

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

۱ (اے نبی!) یقیناً ہم نے تم کو کھلی فتح عطا کی،

۲ تاکہ اللہ تمہارے اگلے پچھلے قصوروں کو معاف کر دے، اور تم پر اپنی نعمت پوری کرے، اور تم کو سیدھی راہ چلائے،

۳ اور زبردست نصرت سے اللہ تمہاری مدد فرمائے۔

۴ اسی نے مؤمنوں کے دلوں میں سکینت نازل فرمائی، تاکہ اپنے ایمان کے ساتھ انہیں مزید ایمان حاصل ہو۔ آسمانوں اور زمین کے تمام لشکروں کا مالک اللہ ہی ہے۔ اور اللہ صاحبِ علم اور صاحبِ حکمت ہے،

۵ (اس نے یہ فتح اس لئے عطا فرمائی) تاکہ وہ مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں کو جنتوں میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں رواں ہوں گی۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور تاکہ ان سے ان کی برائیاں دور کر دے۔ اللہ کے نزدیک یہی بڑی کامیابی ہے۔

۶ اور منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو سزا دے، جو اللہ کے بارے میں بُرا گمان رکھتے ہیں۔ بُرائی کی گردش ان ہی پر ہے۔ اللہ کا اُن پر غضب ہوا اور اس نے ان پر لعنت کی۔ ان کے لئے اس نے جہنم تیار کر رکھی ہے۔ اور وہ بہت بُرا ٹھکانا ہے۔

۷ آسمانوں اور زمین کے لشکر اللہ ہی کے قبضہ میں ہیں۔ اور وہ غلبہ والا حکمت والا ہے۔

۸ (اے نبی!) ہم نے تم کو گواہی دینے والا، خوشخبری دینے والا، اور خبردار کرنے والا بنا کر بھیجا ہے،

لِّتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ وَتُسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ⑨

۹ تاکہ تم لوگ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لے آؤ، اس کی حمایت کرو اور اس کی تعظیم کرو۔ اور اللہ کی تسبیح کرو صبح و شام۔

إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ ۚ فَمَن نَّكَثَ فَإِنَّمَا يَنكُثُ عَلَىٰ نَفْسِهِ ۖ وَمَنْ أَوْفَىٰ بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهُ اللَّهَ فَسَيُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ⑩

۱۰ (اے نبی!) جو لوگ تم سے بیعت کر رہے تھے وہ درحقیقت اللہ سے بیعت کر رہے تھے۔ ان کے ہاتھ پر اللہ کا ہاتھ تھا، تو جو شخص عہد توڑے گا وہ اپنی عہد شکنی کا وبال اپنے ہی اوپر لے گا۔ اور جو اس عہد کو پورا کرے گا جو اس نے اللہ سے کیا ہے، اسکو اجر عظیم عطا فرمائے گا۔

سَيَقُولُ لَكَ الْمُخَلَّفُونَ مِنَ الْأَعْرَابِ شَغَلَتْنَا أَمْوَالُنَا وَأَهْلُونَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ يَقُولُونَ بِأَلْسِنَتِهِم مَّا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ ۚ قُلْ فَمَن يَمْلِكُ لَكُم مِّنَ اللَّهِ شَيْئًا إِنْ أَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ۚ بَلْ كَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ⑪

۱۱ بدوی عربوں میں سے جو لوگ پیچھے چھوڑ دئے گئے تھے وہ تم سے ضرور کہیں گے کہ ہم کو، اپنے مال اور بال بچوں نے مشغول کر رکھا تھا۔ لہٰذا آپ ہمارے لئے مغفرت کی دعا فرمائیں۔ یہ اپنی زبان سے وہ باتیں کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں ہیں۔ کہو، کون ہے جو اللہ کے مقابل تمہارے لئے کچھ اختیار رکھتا ہو اگر وہ تمہیں کوئی نقصان یا نفع پہنچانا چاہے؟ اور یہ حقیقت ہے کہ اللہ تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔

بَلْ ظَنَنتُمْ أَن لَّن يَنقَلِبَ الرَّسُولُ وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَىٰ أَهْلِيهِمْ أَبَدًا وَزُيِّنَ ذَٰلِكَ فِي قُلُوبِكُمْ وَظَنَنتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ وَكُنتُمْ قَوْمًا بُورًا ⑫

۱۲ مگر تم نے یہ گمان کیا کہ رسول اور اہل ایمان اب کبھی اپنے گھر والوں میں پلٹ کر نہ آسکیں گے۔ اور یہ بات تمہارے دلوں کو خوشنما معلوم ہوئی، اور تم نے بُرے گمان کئے، اور تم ہلاک ہونے والے بنے۔

وَمَن لَّمْ يُؤْمِن بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ فَإِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ سَعِيرًا ⑬

۱۳ اور جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہیں لایا تو ایسے کافروں کے لئے، ہم نے بھڑکتی آگ تیار کر رکھی ہے۔

وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ يَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ ۚ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ⑭

۱۴ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اللہ ہی کی ہے۔ وہ جسے چاہے معاف کرے اور جسے چاہے سزا دے۔ وہ مغفرت فرمانے والا رحم فرمانے والا ہے۔

سَيَقُولُ الْمُخَلَّفُونَ إِذَا انطَلَقْتُمْ إِلَىٰ مَغَانِمَ لِتَأْخُذُوهَا ذَرُونَا نَتَّبِعْكُمْ ۖ يُرِيدُونَ أَن يُبَدِّلُوا كَلَامَ اللَّهِ ۚ قُل لَّن تَتَّبِعُونَا كَذَٰلِكُمْ قَالَ اللَّهُ مِن قَبْلُ ۖ فَسَيَقُولُونَ بَلْ تَحْسُدُونَنَا ۚ بَلْ كَانُوا لَا يَفْقَهُونَ إِلَّا قَلِيلًا ⑮

۱۵ جب تم غنیمتیں حاصل کرنے کیلئے جانے لگو گے تو یہ لوگ جو پیچھے چھوڑ دیئے گئے ہیں، ضرور کہیں گے کہ ہمیں بھی ساتھ چلنے دو۔ یہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے قول کو بدل دیں۔ (ان سے) کہو، تم ہرگز ہمارے ساتھ نہیں چل سکتے۔ یہ بات اللہ پہلے ہی فرما چکا ہے۔ یہ کہیں گے نہیں بلکہ تم لوگ ہم پر حسد کرتے ہو۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ یہ لوگ کم ہی سمجھتے ہیں۔

قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِيْ بَاْسٍ
شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ يُسْلِمُوْنَ ۚ فَاِنْ تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا
حَسَنًا ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿١٦﴾

۱۶ ان بدوؤں سے جو پیچھے چھوڑ دیئے گئے ہیں کہہ دو کہ عنقریب تمہیں ایک سخت زور آور قوم سے مقابلہ کے لئے بلایا جائے گا۔ تم کو ان سے جنگ کرنا ہوگی یا وہ اسلام میں آجائیں گے۔ اگر تم نے اس حکم کی اطاعت کی تو اللہ تم کو اچھا اجر دے گا۔ اور اگر تم نے منہ موڑا جیسا کہ تم پہلے منہ موڑ چکے ہو، تو وہ تم کو دردناک سزا دے گا۔

لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ
حَرَجٌ ۗ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿١٧﴾

۱۷ نابینا (کے جہاد کے لئے نہ نکلنے) پر کوئی حرج نہیں اور نہ لنگڑے اور مریض پر کوئی حرج ہے۔ اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا اسے وہ ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی۔ اور جو روگردانی کرے گا اسے وہ دردناک عذاب دے گا۔

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ
فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ
فَتْحًا قَرِيْبًا ﴿١٨﴾

۱۸ اللہ راضی ہوا مومنوں سے، جب وہ درخت کے نیچے تم سے بیعت کر رہے تھے۔ اس نے جان لیا ان کے دلوں کا حال۔ اس لئے اس نے اُن پر سکینت نازل کی، اور ان کو ایک قریبی فتح عطا کی۔

وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿١٩﴾

۱۹ اور غنیمت کے بہت سے مال جن کو وہ حاصل کریں گے۔ اللہ غالب ہے حکمت والا۔

وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ
وَكَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ ۚ وَلِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ
وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿٢٠﴾

۲۰ اللہ نے تم سے بہ کثرت اموالِ غنیمت کا وعدہ کیا ہے جن کو تم حاصل کرو گے۔ اور فوری طور پر تم کو یہ (نُصرت) عطا فرمائی۔ اور لوگوں کے ہاتھ تم سے روک دیئے۔ اور اس لئے ایسا کیا تا کہ مومنوں کیلئے ایک نشانی ہو، اور تمہیں سیدھی راہ پر چلائے،

وَّاُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ۗ وَكَانَ اللّٰهُ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ﴿٢١﴾

۲۱ اور دوسرے اموال غنیمت بھی جن پر تم ابھی قادر نہیں ہوئے۔ لیکن اللہ نے ان کا احاطہ کر رکھا ہے۔ اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

وَلَوْ قٰتَلَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ
وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿٢٢﴾

۲۲ اگر یہ کافر تم سے جنگ کرتے تو یقیناً پیٹھ پھیر کر جاتے پھر نہ کوئی کارساز پاتے اور نہ مددگار۔

سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ۖۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ﴿٢٣﴾

۲۳ یہ اللہ کی سنت (قاعدہ) ہے جو پہلے سے چلی آ رہی ہے۔اور اللہ کی سنت میں تم ہرگز کوئی تبدیلی نہ پاؤ گے۔

وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ﴿٢٤﴾

۲۴ وہی ہے جس نے مکہ کی وادی میں ان کے ہاتھ تم سے اور تمہارے ہاتھ ان سے روک دئے، بعد اس کے کہ ان پر تمہیں غلبہ عطا کر چکا تھا۔اور جو کچھ تم کر رہے تھے اسے اللہ دیکھ رہا تھا۔

هُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوْفًا اَنْ يَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ ۭ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ وَنِسَاۗءٌ مُّؤْمِنٰتٌ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ تَطَـُٔــوْهُمْ فَتُصِيْبَكُمْ مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ لِيُدْخِلَ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوْا لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿٢٥﴾

۲۵ وہی لوگ ہیں جنہوں نے کفر کیا اور تمہیں مسجد حرام سے روکا، اور قربانی کے جانوروں کو بھی روکے رکھا کہ وہ اپنی جگہ (یعنی قربان گاہ) پہنچنے نہ پائیں۔اور اگر ایسے مؤمن مرد اور مؤمن عورتیں (مکہ میں) موجود نہ ہوتیں جنہیں تم نہیں جانتے، اور جن کے بارے میں یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ تم انہیں نادانستگی میں کچل دو گے اور ان کے تعلق سے تم پر الزام آئے گا (تو جنگ روکی نہ جاتی۔روکی اس لئے گئی)، تا کہ اللہ اپنی رحمت میں جس کو چاہے داخل کرے۔اگر وہ الگ ہو گئے ہوتے تو ہم ان (مکہ والوں) میں سے جنہوں نے کفر کیا دردناک سزا دیتے۔

اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰي رَسُوْلِهٖ وَعَلَي الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿٢٦﴾

۲۶ جب کافروں نے اپنے دلوں میں حمیت پیدا کی---جاہلیت کی حمیت---تو اللہ نے اپنے رسول اور مومنوں پر اپنی سکینت نازل فرمائی، اور ان کو تقوی کی بات کا پابند رکھا، اور وہ اس کے حقدار اور اہل تھے۔اور اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔

لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَاۗءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ۙ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ ۙ لَا تَخَافُوْنَ ۭ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا ﴿٢٧﴾

۲۷ اللہ نے اپنے رسول کو سچی رؤیا (خواب) دکھائی تھی جو حق پر مبنی تھی۔انشاء اللہ تم ضرور مسجد حرام میں امن کے ساتھ داخل ہو گے، اپنے سر منڈاتے اور کترواتے ہوئے، تمہیں کوئی ڈر نہ ہوگا۔تو اس نے جانی وہ بات جو تم نے نہیں جانی۔لہٰذا اس نے اس سے پہلے تم کو ایک قریبی فتح عطا کی۔

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَي الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿٢٨﴾

۲۸ وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ تمام ادیان پر اس کو غالب کر دے۔اور (اس پر) اللہ کا گواہ ہونا کافی ہے۔

مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ
تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ۫ سِيْمَاهُمْ فِيْ
وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ۭ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۚۖۛ وَمَثَلُهُمْ فِي
الْاِنْجِيْلِ ۣۚ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى
عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ۭ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۲۹﴾ ع

[۲۹] محمد اللہ کے رسول ہیں ۔اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کافروں پر سخت اور آپس میں رحم دل ہیں ۔تم انہیں رکوع اور سجدے کی حالت میں پاؤ گے ۔(اور دیکھو گے کہ) وہ اللہ کے فضل اور اس کی خوشنودی کی طلب میں سرگرم ہیں ۔ان کی علامت ان کے چہروں پر سجدوں کا نشان ہے ۔ان کی یہ صفت تورات میں بیان ہوئی ہے ۔اور انجیل میں ان کی مثال اس طرح بیان ہوئی ہے، جیسے کھیتی جس نے اپنی کونپل نکالی پھر اس کو تقویت دی پھر وہ موٹی ہوئی پھر اپنے تنہ پر کھڑی ہوگئی ۔ وہ کاشت کاروں کو خوش کرتی ہے تاکہ کفار اُن سے جلیں ۔ اللہ نے ان لوگوں سے جو ان میں سے ایمان لائے اور جنہوں نے نیک عمل کئے مغفرت اور اجرِ عظیم کا وعدہ کر رکھا ہے ۔

۴۹۔ الحُجُرات

نام آیت ۴ میں حُـجُـرات (حجروں) کے باہر سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارنے پر گرفت کی گئی ہے۔اس مناسبت سے اس سورہ کا نام "الحُجُرات" ہے۔

زمانۂ نزول یہ سورہ مدینہ میں ۹ ھ میں نازل ہوئی جب عرب کے مختلف گوشوں سے وفود کی آمد کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا۔اور لوگ فوج درفوج اسلام میں داخل ہو رہے تھے۔

مرکزی مضمون ان آداب و اخلاق کی تعلیم جو ایمان کا تقاضا ہیں،اور اسلامی معاشرہ (سماج) کو صحت مند رکھنے کے لئے ضروری ہیں۔

نظمِ کلام آیت ۱ تا ۵ میں اس بات کی تاکید کی گئی ہے کہ اہل ایمان اپنی بات پیش کرنے میں،اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھیں۔اور رسول کے ادب کو پوری طرح ملحوظ رکھیں۔

آیت ۶ تا ۱۰ میں اسلامی اخوت کو نقصان پہنچانے والی باتوں سے احتراز کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔اور تحقیق اور عدل و انصاف کا رویہ اختیار کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔

آیت ۱۱ اور ۱۲ میں ان اخلاقی بُرائیوں سے بچنے کی ہدایت کی گئی ہے،جو آپس میں نفرت پیدا کرتی اور فساد کا موجب بنتی ہیں۔

آیت ۱۳ میں قومی اور نسلی برتری پر ضرب لگاتے ہوئے واضح کیا گیا ہے کہ تمام قوموں اور قبیلوں کا رشتہ،ایک ہی مرد و عورت (آدم وحوا) سے جاملتا ہے،اس لئے قومی اور نسلی فخر کے لئے کوئی بنیاد نہیں۔انسان اور انسان کے درمیان اصلاً امتیاز کرنے والی چیز تقویٰ ہے۔

آیت ۱۴ تا ۱۸ میں ان مسلمانوں پر گرفت ہے جو دعویٰ تو کرتے ہیں کہ انہوں نے اسلام قبول کیا ہے۔لیکن ایمان ابھی ان کے دل میں اترا نہیں ہے۔ان پر واضح کیا گیا ہے کہ صحیح ایمان وہ ہے جس میں شک کا شائبہ نہیں ہوتا۔اور سچا مؤمن وہ ہے جو اللہ کی راہ میں اپنی جان و مال کے ساتھ جہاد کرتا ہے۔

سُوْرَةُ الْحُجُرٰتِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ
وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ①

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ
وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ
اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ②

اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ
الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ
وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ③

اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ
لَا يَعْقِلُوْنَ ④

وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ
وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ⑤

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْۤا اَنْ
تُصِيْبُوْا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ ⑥

وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ؕ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ
لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ
وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ ؕ اُولٰٓئِكَ
هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ⑦

۴۹۔ سُوْرَةُ الْحُجُرَاتِ

آیات: ۱۸

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

[۱] اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو، اور اللہ سے ڈرو۔ اللہ سب کچھ سننے والا جاننے والا ہے۔

[۲] اے ایمان لانے والو! اپنی آواز نبی کی آواز سے بلند نہ کرو۔ اور نہ اس سے اس طرح اونچی آواز سے بولو، جس طرح آپس میں ایک دوسرے سے بولتے ہو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔

[۳] جو لوگ اللہ کے رسول کے آگے اپنی آواز پست رکھتے ہیں، وہی ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے تقویٰ کے لئے خالص کرلیا ہے۔ ان کے لئے مغفرت اور بہت بڑا اجر ہے۔

[۴] (اے نبی!) جو لوگ تمہیں حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں سے اکثر بے عقل ہیں۔

[۵] اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ تم ان کے پاس آجاتے تو ان کے لئے بہتر تھا۔ اور اللہ معاف کرنے والا رحم فرمانے والا ہے۔

[۶] اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کرلیا کرو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم کسی گروہ کے خلاف نادانستہ کوئی کارروائی کر بیٹھو، اور پھر اپنے کئے پر پچھتانے لگو۔

[۷] جان رکھو کہ اللہ کا رسول تمہارے درمیان موجود ہے۔ اگر بہت سے معاملات میں وہ تمہاری بات مان لیا کرے تو تم تکلیف میں پڑ جاؤ۔ لیکن اللہ نے تمہارے لئے ایمان کو محبوب بنایا، اور اس کو تمہارے دلوں میں کھبا دیا، اور کفر اور فسق اور نافرمانی کو تمہارے لئے باعثِ نفرت بنایا، یہی لوگ راست رو ہیں،

فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٨﴾

[۸] اللہ کے فضل اور احسان سے۔ اور اللہ علم والا حکمت والا ہے۔

وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ۚ
فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ
اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا ۗ
اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ﴿٩﴾

[۹] اور اگر مؤمنوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کراؤ۔ پھر اگر ان میں سے ایک گروہ دوسرے پر زیادتی کرے تو زیادتی کرنے والے گروہ سے لڑو، یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف رجوع کرے۔ اگر وہ رجوع کرے تو ان کے درمیان عدل کے ساتھ صلح کرادو اور انصاف کرو۔ اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ ۚ
وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿١٠﴾

[۱۰] مؤمن تو آپس میں بھائی بھائی ہیں، تو اپنے بھائیوں کے درمیان مصالحت کراؤ۔ اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا
مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ
وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ۗ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ
بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿١١﴾

[۱۱] اے لوگو جو ایمان لائے ہو! نہ مرد دوسرے مردوں کا مذاق اڑائیں۔ ہوسکتا ہے وہ ان سے بہتر ہوں۔ اور نہ عورتیں دوسری عورتوں کا مذاق اڑائیں۔ ہوسکتا ہے وہ ان سے بہتر ہوں۔ اور نہ آپس میں طعن کرو، اور نہ ایک دوسرے کو بُرے القاب سے پکارو۔ ایمان کے بعد فسق بہت بُرا نام ہے۔ اور جو لوگ توبہ نہ کریں وہی ظالم ہیں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۖ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ
اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ۗ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ
لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ۗ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۗ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٢﴾

[۱۲] اے لوگو جو ایمان لائے ہو! بہت سے گمانوں سے بچو کیوں کہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں۔ اور ٹوہ میں نہ لگو۔ اور نہ تم میں سے کوئی کسی کی غیبت کرے۔ کیا تم میں سے کوئی شخص اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اپنے مُردہ بھائی کا گوشت کھائے۔ تمہیں تو اس سے گھن ہی آئے گی۔ اللہ سے ڈرو۔ بلاشبہ اللہ توبہ قبول کرنے والا رحم فرمانے والا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ
لِتَعَارَفُوْا ۚ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ۚ
اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ﴿١٣﴾

[۱۳] لوگو! ہم نے تم کو ایک ہی مرد اور عورت سے پیدا کیا۔ پھر تمہاری قومیں اور قبیلے بنائے تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو۔ اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ متقی ہے۔ بلاشبہ اللہ جاننے والا اور باخبر ہے۔

قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا ۖ قُل لَّمْ تُؤْمِنُوا وَلَٰكِن قُولُوا أَسْلَمْنَا وَلَمَّا
يَدْخُلِ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ ۖ وَإِن تُطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَا يَلِتْكُم
مِّنْ أَعْمَالِكُمْ شَيْئًا ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٤﴾

۱۴ بدو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے ۔ان سے کہو، تم ایمان نہیں لائے، بلکہ کہو کہ ہم نے اسلام (اطاعت) قبول کرلیا ۔ ایمان ابھی تمہارے دلوں کے اندر داخل نہیں ہوا ہے ۔ اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کروگے تو وہ تمہارے اعمال ذرا بھی نہیں گھٹائے گا ۔ یقیناً اللہ بخشنے والا رحم فرمانے والا ہے ۔

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا
وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۚ أُولَٰئِكَ
هُمُ الصَّادِقُونَ ﴿١٥﴾

۱۵ مومن حقیقت میں وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے ، پھر شک میں نہیں پڑے اور اپنے مال اور اپنی جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا ۔ یہی لوگ سچے ہیں ۔

قُلْ أَتُعَلِّمُونَ اللَّهَ بِدِينِكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ
وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿١٦﴾

۱۶ کہو، کیا تم اپنا دین اللہ کو جتلاتے ہو؟ حالانکہ اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے ۔ اور اللہ کو ہر چیز کا علم ہے ۔

يَمُنُّونَ عَلَيْكَ أَنْ أَسْلَمُوا ۖ قُل لَّا تَمُنُّوا عَلَيَّ إِسْلَامَكُم ۖ بَلِ
اللَّهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ أَنْ هَدَاكُمْ لِلْإِيمَانِ إِن كُنتُمْ
صَادِقِينَ ﴿١٧﴾

۱۷ یہ لوگ تم پر احسان جتاتے ہیں کہ انہوں نے اسلام قبول کرلیا ۔ کہو مجھ پر اپنے اسلام کا احسان نہ رکھو، بلکہ یہ اللہ کا تم پر احسان ہے کہ اس نے تم کو ایمان کی راہ دکھائی، اگر تم سچے ہو ۔

إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا
تَعْمَلُونَ ﴿١٨﴾

۱۸ اللہ آسمانوں اور زمین کی تمام پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے ۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو اس کو اللہ دیکھ رہا ہے ۔

۵۰۔ ق

نام سورہ کا آغاز حرف ''ق'' سے ہوا ہے اور یہی اس سورہ کا نام ہے۔

زمانۂ نزول مکی ہے اور مضامین سے اندازہ ہوتا ہے کہ مکہ کے ابتدائی دور میں نازل ہوئی ہوگی۔

مرکزی مضمون زندگی بعد موت، حشر اور جنت وجہنم کا یقین پیدا کرنا ہے۔

نظم کلام آیت ۱ تا ۵ میں قرآن کی عظمت کو پیش کرتے ہوئے، زندگی بعد موت کے بارے میں کافروں کے شبہ کا ازالہ کیا گیا ہے۔

آیت ۶ تا ۱۱ میں آسمان وزمین کی ان نشانیوں کی طرف متوجہ کیا گیا ہے جو اللہ کی قدرت، اس کی ربوبیت اور اس کی حکمت پر دلالت کرتی ہیں۔ اور جن پر غور کرنے سے زندگی بعد موت کا یقین پیدا ہوتا ہے۔

آیت ۱۲ تا ۱۵ میں ان قوموں کے انجام سے عبرت دلائی گئی ہے، جنہوں نے رسولوں کو اسی لئے جھٹلایا تھا کہ وہ انہیں زندگی بعد موت سے خبردار کررہے تھے۔

آیت ۱۶ تا ۳۵ میں اعمال کے ریکارڈ، حشر، جہنم اور جنت کی ایسی تصویر پیش کی گئی ہے کہ معلوم ہوتا ہے جیسے حشر برپا ہو گیا ہے۔ اور یہ سب چیزیں سامنے موجود ہیں۔

آیت ۳۶ اور ۳۷ میں تذکیر ہے۔

آیت ۳۸ تا ۴۵ سورہ کے خاتمہ کی آیات ہیں، جن میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے موقف پر جمے رہنے، اللہ کی تسبیح کرنے اور قرآن کے ذریعہ تذکیر کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

اھمیت یہ سورہ گو چھوٹی چھوٹی آیتوں پر مشتمل ہے۔ لیکن اس میں دیگر اہم اور بنیادی باتوں کے علاوہ حشر ونشر کی تصویر اس طرح پیش کی گئی ہے گویا حشر برپا ہو گیا ہے۔ اور جنت اور دوزخ سامنے موجود ہیں۔ اس کی اس خصوصیت کی بنا پر عید اور جمعہ کی نمازوں میں اس کی قرأت زیادہ موزوں خیال کی گئی ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید کی نماز میں اور جمعہ کے خطبہ میں اسے پڑھا کرتے تھے (مسلم کتاب صلاۃ العیدین)۔ نیز فجر کی نماز میں بھی اس کا پڑھنا آپ سے ثابت ہے۔ (مسلم کتاب الصلوٰۃ)

سُوْرَةُ قٓ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ۝١
بَلْ عَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ
هٰذَا شَيْءٌ عَجِيْبٌ ۝٢
ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۚ ذٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِيْدٌ ۝٣
قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ ۚ وَعِنْدَنَا كِتٰبٌ حَفِيْظٌ ۝٤
بَلْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ فَهُمْ فِيْٓ اَمْرٍ مَّرِيْجٍ ۝٥
اَفَلَمْ يَنْظُرُوْٓا اِلَى السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنٰهَا وَزَيَّنّٰهَا وَمَا لَهَا
مِنْ فُرُوْجٍ ۝٦
وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا
فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ۝٧
تَبْصِرَةً وَّذِكْرٰى لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ۝٨
وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِ ۝٩
وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ ۝١٠
رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ ۙ وَاَحْيَيْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ۭ كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ ۝١١

۵۰ ۔ سُورَةُ قٓ

آیات: ۴۵

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

۱ قاف ۔ قسم ہے قرآنِ مجید کی ۔

۲ مگر ان لوگوں کو تعجب ہوا کہ ان کے پاس ان ہی میں سے ایک خبردار کرنے والا آیا، چنانچہ کافروں نے کہا یہ تو عجیب بات ہے ۔

۳ کیا جب ہم مرجائیں گے اور مٹی ہوجائیں گے تو دوبارہ پیدا کئے جائیں گے؟ یہ لوٹایا جانا تو (عقل سے) بعید ہے ۔

۴ ہم جانتے ہیں، زمین ان کے جسم میں سے جو کچھ گھٹاتی ہے، اور ہمارے پاس ایک کتاب ہے جو تمام باتوں کو محفوظ رکھتی ہے ۔

۵ مگر ان لوگوں نے حق کو جھٹلایا جب ان کے پاس آگیا ۔ اس لئے وہ الجھن میں پڑے ہوئے ہیں ۔

۶ تو کیا انہوں نے اپنے اوپر آسمان کو نہیں دیکھا کہ کس طرح ہم نے اس کو بنایا اور آراستہ کیا اور اس میں کوئی رخنہ نہیں ہے ۔

۷ اور زمین کو ہم نے بچھایا اور اس میں پہاڑ ڈال دیئے اور اس میں ہر قسم کی خوش منظر نباتات اُگا دیں،

۸ ہر اس بندہ کی بصیرت اور یاددہانی کے لئے، جو (اپنے رب کی طرف) رجوع کرنے والا ہو ۔

۹ اور ہم نے آسمان سے برکت والا پانی اتارا، اور اس سے باغ اُگائے اور فصل کے غلے بھی، جو کاٹی جاتی ہے،

۱۰ اور کھجور کے بلند درخت بھی جن کے شگوفے تہ بہ تہ ہوتے ہیں،

۱۱ بندوں کے رزق کیلئے ۔ اور اس (پانی) سے ہم نے مُردہ زمین کو زندہ کردیا ۔ اسی طرح مرنے کے بعد زمین سے نکلنا ہوگا ۔

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَّاَصْحٰبُ الرَّسِّ وَثَمُوْدُ ﴿۱۲﴾

۱۲ اس سے پہلے قومِ نوح، اصحاب الرس، اور ثمود جھٹلا چکے ہیں،

وَعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ وَاِخْوَانُ لُوْطٍ ﴿۱۳﴾

۱۳ اور عاد اور فرعون اور لوط کے بھائی بھی،

وَّاَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ وَقَوْمُ تُبَّعٍ كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ
فَحَقَّ وَعِيْدِ ﴿۱۴﴾

۱۴ اور اَیکہ والے، اور تُبّع کی قوم بھی۔ ان سب نے رسولوں کو جھٹلایا تو میری وعید ان پر واقع ہو کر رہی۔

اَفَعَيِيْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ بَلْ هُمْ فِيْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ﴿۱۵﴾

۱۵ کیا ہم پہلی بار پیدا کر کے تھک گئے؟ (نہیں) بلکہ یہ لوگ نئی تخلیق کے بارے میں شک میں پڑے ہوئے ہیں۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ وَنَحْنُ اَقْرَبُ
اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ﴿۱۶﴾

۱۶ ہم نے انسان کو پیدا کیا اور اس کے دل میں گزرنے والے وسوسوں کو ہم جانتے ہیں۔ اور ہم اس کی رگِ جاں سے بھی زیادہ اس سے قریب ہیں۔

اِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ ﴿۱۷﴾

۱۷ جب دو اخذ کرنے والے، دائیں اور بائیں بیٹھے اخذ (ریکارڈ) کر رہے ہوتے ہیں،

مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ﴿۱۸﴾

۱۸ وہ کوئی لفظ بھی زبان سے نہیں نکالتا، مگر اس کے پاس ایک مستعد نگراں موجود ہوتا ہے۔

وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ ﴿۱۹﴾

۱۹ اور موت کی بے ہوشی حق لے کر آ پہنچی۔ یہ ہے وہ چیز جس سے تو کتراتا تھا۔

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ ذٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيْدِ ﴿۲۰﴾

۲۰ اور صور پھونکا گیا۔ یہ ہے وہ دن جس سے ڈرایا گیا تھا۔

وَجَآءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّشَهِيْدٌ ﴿۲۱﴾

۲۱ اور ہر شخص اس حال میں حاضر ہوا کہ اس کے ساتھ ایک ہانکنے والا اور ایک گواہ ہے۔

لَقَدْ كُنْتَ فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ
فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ﴿۲۲﴾

۲۲ اس چیز کی طرف سے تو غفلت میں رہا۔ ہم نے وہ پردہ ہٹا دیا جو تجھ پر پڑا تھا۔ اس لئے آج تیری نگاہ بہت تیز ہے۔

وَقَالَ قَرِيْنُهٗ هٰذَا مَا لَدَيَّ عَتِيْدٌ ﴿۲۳﴾

۲۳ اس کے ساتھی نے کہا: یہ جو میرے پاس تھا حاضر ہے۔

اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿۲۴﴾

۲۴ (حکم ہوا) ڈال دو جہنم میں ہر کافر دشمن حق کو،

مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيْبٍ ﴿۲۵﴾

۲۵ خیر سے روکنے والے، حد سے تجاوز کرنے والے، شک میں ڈالنے والے کو،

الَّذِيْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَاَلْقِيٰهُ فِي الْعَذَابِ الشَّدِيْدِ ﴿۲۶﴾

۲۶ جس نے اللہ کے ساتھ دوسرے معبود ٹھہرائے تھے۔ تو اس کو سخت عذاب میں ڈال دو۔

قَالَ قَرِيْنُهٗ رَبَّنَا مَآ اَطْغَيْتُهٗ وَلٰكِنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍۭ بَعِيْدٍ ﴿۲۷﴾

۲۷ اس کے ساتھی نے کہا: اے ہمارے رب! میں نے اس کو سرکش نہیں بنایا، بلکہ یہ خود دور کی گمراہی میں پڑ گیا تھا۔

قَالَ لَا تَخْتَصِمُوْا لَدَيَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ اِلَيْكُمْ بِالْوَعِيْدِ ﴿۲۸﴾

۲۸ ارشاد ہوا: میرے پاس جھگڑا نہ کرو۔ میں نے تمہیں پہلے ہی اپنے عذاب سے خبردار کر دیا تھا۔

مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَمَآ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۲۹﴾

۲۹ میرے ہاں بات بدلی نہیں جاتی۔ اور میں بندوں پر ہرگز ظلم کرنے والا نہیں ہوں۔

يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاْتِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ ﴿۳۰﴾

۳۰ وہ دن جب ہم جہنم سے پوچھیں گے کیا تو بھر گئی؟ اور وہ کہے گی کچھ اور بھی ہے؟

وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ﴿۳۱﴾

۳۱ اور جنت متقیوں کے قریب لائی جائے گی۔ کچھ بھی دور نہ ہوگی۔

هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِكُلِّ اَوَّابٍ حَفِيْظٍ ﴿۳۲﴾

۳۲ یہ ہے وہ چیز جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔ ہر اس شخص کے لئے جو رجوع کرنے والا، اور حفاظت کرنے والا تھا۔

مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِيْبِ ﴿۳۳﴾

۳۳ جو رحمٰن سے بے دیکھے ڈرتا رہا، اور جو انابت (رجوع) والے دل کے ساتھ حاضر ہوا ہے،

اِۨدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ ؕ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ ﴿۳۴﴾

۳۴ داخل ہو جاؤ جنت میں سلامتی کے ساتھ۔ یہ ہمیشگی کا دن ہے۔

لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ فِيْهَا وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ ﴿۳۵﴾

۳۵ وہاں ان کے لئے وہ سب کچھ ہوگا جو وہ چاہیں گے، اور ہمارے پاس مزید بھی ہے۔

وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا فَنَقَّبُوْا فِي الْبِلَادِ ؕ هَلْ مِنْ مَّحِيْصٍ ﴿۳۶﴾

۳۶ ان سے پہلے ہم کتنی ہی قوموں کو ہلاک کر چکے ہیں جو ان سے کہیں زیادہ طاقتور تھیں۔ انہوں نے دنیا کے ملکوں میں نفوذ کیا تھا تو کیا انہیں کہیں جائے پناہ ملی؟

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ ﴿۳۷﴾

۳۷ یقیناً اس میں سبق ہے ہر اس شخص کے لئے، جو دل رکھتا ہو یا توجہ کے ساتھ بات سنے۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ۖ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ ﴿۳۸﴾

۳۸ ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کو چھ دنوں میں پیدا کیا۔ اور ہمیں کوئی تکان لاحق نہیں ہوئی۔

فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ
الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ ﴿٣٩﴾

٣٩ تو صبر کرو ان کی باتوں پر، اور تسبیح کرو اپنے رب کی حمد کے ساتھ۔ سورج کے طلوع ہونے اور اس کے غروب ہونے سے پہلے۔

وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ ﴿٤٠﴾

٤٠ اور رات کے کچھ حصہ میں بھی اس کی تسبیح کرو۔ اور سجدوں (نمازوں) کے بعد بھی۔

وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ﴿٤١﴾

٤١ اور سنو، جس دن پکارنے والا قریب کی جگہ ہی سے پکارے گا،

يَّوْمَ يَسْمَعُوْنَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوْجِ ﴿٤٢﴾

٤٢ جس دن یہ اس ہولناک آواز کو حق کے ساتھ سنیں گے۔ وہ نکل کھڑے ہونے کا دن ہوگا۔

اِنَّا نَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَاِلَيْنَا الْمَصِيْرُ ﴿٤٣﴾

٤٣ بلا شبہ ہم ہی زندہ کرتے ہیں اور ہم ہی موت دیتے ہیں، اور ہماری ہی طرف لوٹنا ہے،

يَوْمَ تَشَقَّقُ الْاَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا ذٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيْرٌ ﴿٤٤﴾

٤٤ جس دن زمین ان کے اوپر سے پھٹ جائے گی اور وہ تیزی سے نکل رہے ہوں گے۔ یہ حشر ہمارے لئے نہایت آسان ہے۔

نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ فَذَكِّرْ
بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ ﴿٤٥﴾

٤٥ ہم اچھی طرح جانتے ہیں جو کچھ یہ لوگ کہتے ہیں، اور تم (اے نبی!) ان پر جبر کرنے والے نہیں ہو۔ تو اس قرآن کے ذریعہ سے تذکیر کرو ان لوگوں کو، جو میری وعید (عذاب کی آگاہی) سے ڈریں۔